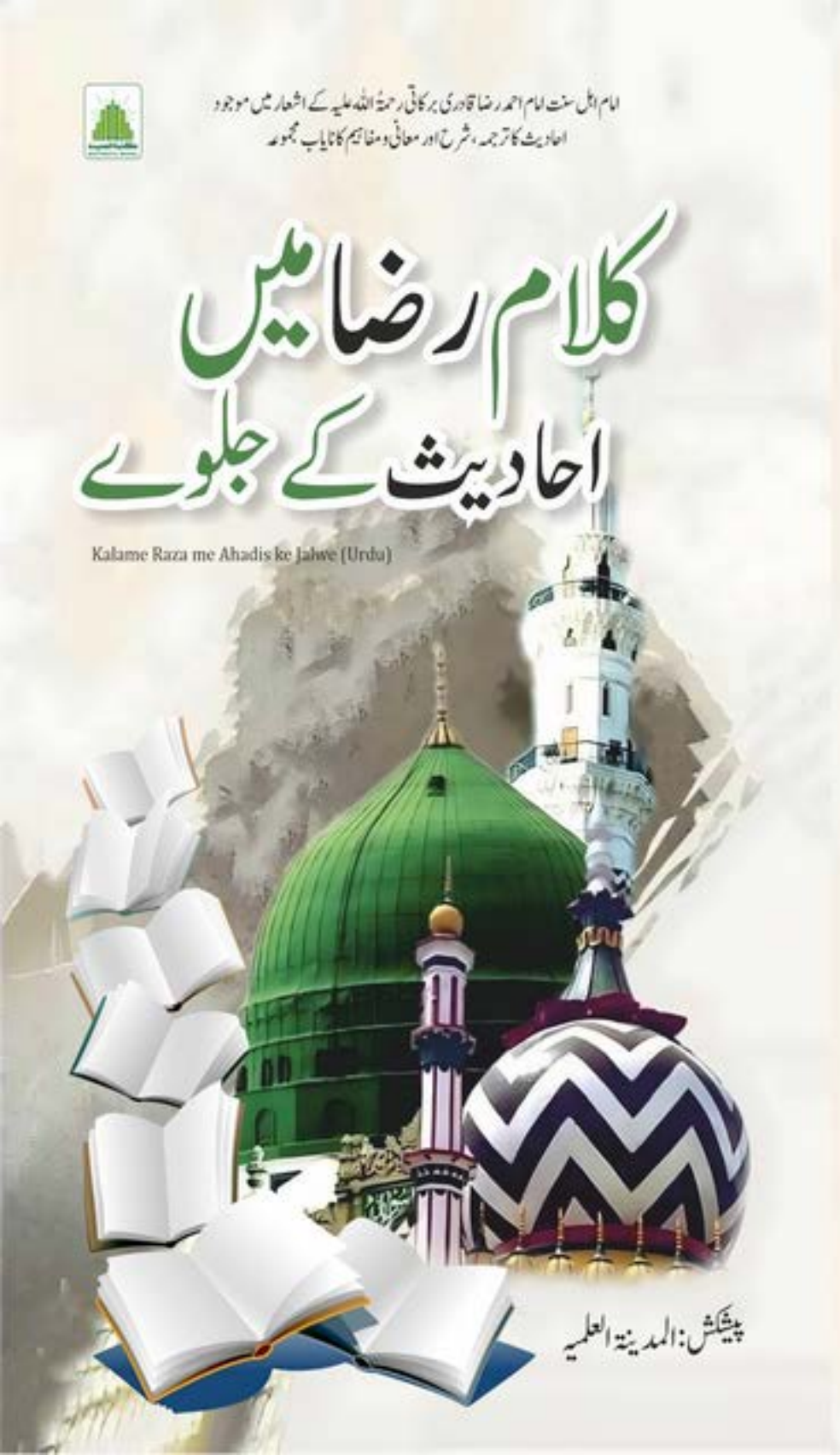
امام اہل سنت امام احمد رضا قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں موجود
احادیث کا ترجمہ، شرح اور معانی و مفاہیم کا نایاب مجموعہ

کلام رضا میں احادیث کے جلوے

Kalame Raza me Ahadis ke Jalwe (Urdu)



پیشکش: المدینۃ العلمیہ

امام اہل سنت امام احمد رضا قادری برکاتی رحمۃُ اللہ علیہ کے اشعار میں موجود

احادیث، ترجمہ، شرح اور معانی و مفاہیم کا نایاب مجموعہ

کلام رضا میں

احادیث کے جلوے

مؤلف

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

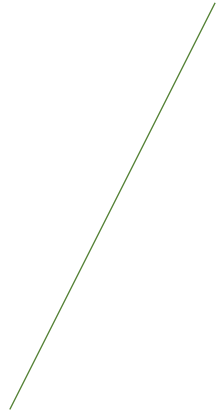
پیش کش: المدینۃ العلمیہ

www.dawateislami.net



نام کتاب:	کلامِ رضا میں احادیث کے جلوے
بفیضان کرم:	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری
مرتب:	مولانا عمران رضا عطاری مدنی
پروف ریڈنگ:	جنید عطاری (جامعۃ المدینہ)
کل صفحات:	۱۱۶
پیش کش:	المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی
ناشر:	مکتبۃ المدینہ

شرفِ انتساب



امام اہل سنت، مجدد دین وملت

امام احمد رضا قادری برکاتی

رحمۃ اللہ علیہ

www.dawateislami.net

تمہیدی باتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدائے قادر و قیوم نے امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار خوبیوں نے نوازا، سو سے زیادہ علوم و فنون میں مہارت تامہ کا سہرا سجایا، تحقیق و تدقیق کا ملکہ عطا فرمایا، تفسیر و حدیث اور فقہ میں اس عظیم منصب پر فائز کیا، جس کی گواہی علمائے امت نے امیر المؤمنین فی الحدیث، مفسر اعظم، اور مجتہد فی المسائل کے القاب و مراتب سے یاد کر کے دی ہے، اسی طرح شعرا نے آپ کے اشعار کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا، تو یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ آپ صرف مفتی و محدث نہیں بلکہ امام الشعرا بھی ہیں۔

علوم حدیث میں امام اہل سنت کی شان و عظمت ملاحظہ فرمائیں!

علم حدیث میں مہارت تامہ

محترم قارئین! امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کو علم حدیث میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے ۴۰ سال تک بخاری شریف کا درس دیا اور جن کو بخاری شریف زبانی یاد تھی اور وقت کے بڑے محدّث تھے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ حدیث میں امام احمد رضا کا کیا مرتبہ ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اس وقت امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں پھر فرمایا: صاحبزادے! اس کا مطلب سمجھا؟ یعنی اگر اس فن میں عمر بھر ان کا تلمّذ کروں تو بھی ان کے پاسنگ کو نہ پہونچوں، آپ نے کہا: سچ ہے۔[1]

محقق اہل سنت مفتی حسان عطاری مدنی لکھتے ہیں: اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡن فِی الۡحَدِیۡث کا معنی

---

[1]... جامع الاحادیث، مقدمہ، جلد:۱، صفحہ:۴۰۷

www.dawateislami.net

ہے وہ ہستی جو اپنے زمانہ کے تمام علما پر اس علم میں فوقیت رکھتی ہو۔ حضرت سیّدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام شُعبہ رحمۃ اللہ علیہ کو اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْث کا لقب دیا، اس لقب کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ ابن ابی حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : یعنی: فَوقَ العُلماء فی زَمانِہ یعنی سیّدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود یہ ہے کہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے علما پر فائق ہیں۔[1]

مطالعۂ حدیث: امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ سوال ہوا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مسند امام اعظم، موطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الخراج، کتاب الحج، شرح معانی الآثار، موطا امام مالک، مسند امام شافعی، مسند امام احمد، سنن دارمی، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، نسائی، منتہی الجارود، علل متناہیہ، مشکاۃ، جامع کبیر، جامع صغیر، منتقی ابن تیمیہ، بلوغ المرام، عمل الیوم واللیلہ، الترغیب والترہیب، خصائص کبری، الفرج بعد الشدۃ، کتاب الاسماء و الصفات، وغیرھم پچاس سے زائد کتب حدیث میرے درس و تدریس اور مطالعہ میں رہیں۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے چند کتب شمار فرما کر پچاس سے زائد کی بات اجمالاً ذکر کر دی، یعنی آگے شمار کرنے کے لئے میری تصانیف کا مطالعہ کرو تو واضح ہو جائے گا کہ میں نے علم حدیث میں کن کن کتابوں کو پڑھا اور پڑھایا ہے۔

محترم قارئین! یہ بات کہنا آسان ہے۔ اس کی دشواریاں وہی سمجھ سکتا ہے جس نے کسی حدیث کی کتاب کا مکمل مطالعہ کیا ہو گا۔ مذکورہ کتب میں کئی ایسی کتابیں ہیں جو کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں، اگر ہم مزید گہرائی میں جائیں اور پتا کریں کہ امیر المؤمنین فی الحدیث

[1]... مقدمۃ کتاب الجرح والتعدیل، ۱/۱۲۶

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت نے اپنی کتب میں احادیث کی کتنی کتابوں کا حوالہ دیا تو اس کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

علوم حدیث پر تحقیقات: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علوم حدیث میں کمال دسترس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ آپ نے علم حدیث، اصول حدیث، شروح حدیث، متون حدیث پر کئی کئی تصانیف فرما کر امت پر احسان عظیم فرمایا۔ نام درج ذیل ہیں:

منیر العین فی تقبیل الابھامین، الھاد الکاف فی حکم الضعاف، مدارج طبقات الحدیث، الفضل الموھبی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی، افاداتِ رضویہ فی اصول الحدیث، شرح نخبۃ الفکر، حاشیہ فتح المغیث، النجم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب، البحث الباحص، حاشیہ نصب الرایہ، الروض البھیج حاشیہ تقریب التھذیب، حاشیہ تھذیب التھذیب، حاشیہ تھذیب الکمال، حاشیہ میزان الاعتدال، حاشیہ تذکرۃ الحفاظ، حاشیہ الاصابہ، وغیرھم۔

اس کے علاوہ مفتی عبد المبین نعمانی حفظہ اللہ نے ۳۵ سے زیادہ کتبِ احادیث کا نام گنایا ہے، جن پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی و تعلیقات لکھی ہیں، چند کتب کے نام ملاحظہ فرمائیں:

حاشیہ صحیح بخاری، حاشیہ جامع ترمذی، حاشیہ سنن نسائی، حاشیہ سنن ابن ماجہ حاشیہ تیسیر شرح جامع صغیر، حاشیہ مسند امام اعظم، حاشیہ کتاب الحج، حاشیہ کتاب الآثار، حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل، حاشیہ شرح معانی الآثار للطحاوی، حاشیہ سنن دارمی، حاشیہ الخصائص الکبری للسیوطی، حاشیہ کنز العمال، حاشیہ الترغیب والترہیب، حاشیہ القول البدیع، حاشیہ المقاصد الحسنہ، حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری، حاشیہ فتح الباری شرح بخاری، حاشیہ ارشاد الساری شرح بخاری، حاشیہ جمع الوسائل فی شرح الشمائل، حاشیہ فیض القدیر شرح جامع

www.dawateislami.net

صغیر، حاشیہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، حاشیہ التعقبات علی الموضوعات، حاشیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ۔[۱]

اس کے علاوہ کئی کتبِ احادیث پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کام کیا ہے۔

ایک محدث کے تاثرات: محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم حدیث کا اندازہ اس سے کیجیے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے، اس کی روایت و درایت کی خامیاں ہر وقت ازبر۔ علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح وتعدیل کے جو الفاظ فرمادیتے، اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب وتہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتے۔ اس کو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت، حفظ حدیث اور علم حدیث میں مہارت تامہ کا مشاہدہ کرنا ہے تو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرکے اس کا اندازہ ہر ذی علم کر سکتا ہے۔[۲]

علمِ تخریج کے مُوجِد: علم اصول تخریج پر عربی زبان میں بہت ساری کتابیں معرضِ وجود میں آئیں، لیکن اس فن پر سب سے پہلی کتاب امام اہل سنت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی ہے، جس کا نام ہے: ”الروض البهيج فی آداب التخريج“ افسوس کہ حوادثِ زمانہ کی وجہ سے وہ کتاب ضائع ہوگئی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا رحمن علی لکھتے ہیں: اگر پیش ازیں کتابے دریں فن نیافتہ شود پس مصنف

---

[۱]... المصنفات الرضویہ، ص:۱۸

[۲]... دیکھیں: مقدمہ جامع الاحادیث

www.dawateislami.net

راموجد تصنیف ھذا می تواں گفت۔ اگر فن تخریج حدیث میں اور کوئی کتاب نہ ہو تو مصنف کو اس تصنیف کا موجد کہا جاسکتا ہے [1]

علماو محدثین کے تاثرات: فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعلی حضرت مجدّد دین وملت امام احمد رضا برکاتی محدث بریلوی رضی عنہ ربہ القوی کو بہت سے علوم وفنون کے ساتھ حدیث شریف میں بھی بصیرت کاملہ اور مہارت تامہ حاصل تھی۔ اسی لئے آپ کے مجموعہ فتاوی کی بارہ ضخیم جلدوں میں اور ان کے علاوہ دیگر تصانیف میں احادیث کریمہ کثرت سے پائی جاتی ہیں جو زینت فتاوی اور برائے استدلال ہیں۔

رئیس القلم علامہ حکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: پاک وہند کے فقہا اور محدثین میں علم وتحقیق کے اعتبار سے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کوہ ہمالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قدر جامع العلوم، وسیع النظر اور کثیر تصانیف والا عالم ان کے دور سے لے کر آج تک کوئی دوسرا عالم نظر نہیں آتا۔ طرق حدیث، مراتب احادیث، اسماء الرجال، فقہ کے متون، شروح اور حواشی پر ان کی نظر اتنی وسیع ہے کہ ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والے بڑے بڑے علما حیران رہ جاتے ہیں عموما کسی بھی مسئلہ پر گفتگو کرتے ہیں تو پہلے قرآن پاک کی آیات سے پھر احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں، اس کے بعد ائمہ مجتہدین اور فقہاے اسلام کے ارشادات پیش کرتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ کی تقلید کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

ماہر لسانیات مولانا یسین اختر مصباحی لکھتے ہیں: محض اپنے حافظے کی قوت سے احادیث کا

---

[1]... تذکرہ علماے ہند، ص:۱۱۳

www.dawateislami.net

اتنا ذخیرہ جمع کر لینا۔ بس آپ کے لیے انعام الٰہی تھا۔ جس کے لئے زبان و دل دونوں بیک وقت پکار اٹھتے ہیں، ذلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

جمع احادیثِ رضویہ "امام احمد رضا اور علم حدیث" کے نام سے مولانا محمد عیسی رضوی نے کئی جلدوں میں ایک کتاب مرتب کی ہے، جس میں فتاوی رضویہ و دیگر کتب و رسائل میں مذکور ہزاروں احادیث مع تخریج جمع ہو گئی ہیں۔ رضوی کتاب گھر دہلی سے، اس کتاب کی طباعت و اشاعت ہو چکی ہے۔

اسی طرح مولانا محمد حنیف رضوی مصباحی (صدر المدرسین جامعہ نوریہ بانی امام احمد رضا اکیڈمی) نے بھی یہی خدمت اپنے انداز سے انجام دی ہے۔ اور بڑی محنت و کدو کاوش کے ساتھ "جامع الاحادیث" کے نام سے، دس جلدوں میں مرکز اہل سنت برکات رضا، پور بندر، گجرات کی جانب سے، اس کی اشاعت ہو چکی ہے۔

کچھ باتیں اس رسالے متعلق

امامِ اہلِ سنت، مجدّدِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہت سیرتِ مبارکہ پر گزشتہ ایک صدی سے مسلسل علمی و تحقیقی کام ہو رہا ہے، اور بحمد اللہ یہ سلسلہ آج بھی پورے عزم و توانائی کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ علما، محققین اور اربابِ قلم نے امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کے مختلف پہلوؤں پر گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

راقم الحروف کو بھی اس سعادت کا شرف حاصل ہوا کہ اس سے قبل امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و افکار کے بعض گوشوں پر تین مستقل کام پیش کر چکا ہے:

- امام اہل سنت بحیثیت مصنفِ اعظم

www.dawateislami.net

- رضا کی زباں تمہارے لیے
- امام احمد رضا کے مختصر جوابات

ان کاموں کے بعد مولانا بلال عطاری مدنی سے ایک علمی گفتگو کے دوران یہ خیال ذہن میں آیا کہ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک نہایت منفرد اور درخشاں وصف پر بھی کچھ قلم اٹھایا جائے، چناں چہ اسی جذبۂ علمی کے تحت یہ مختصر مگر وقیع رسالہ معرضِ وجود میں آیا۔

امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نمایاں کمال یہ ہے کہ آپ اپنے اشعار میں قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ کے مضامین کو اس قدر دلکش، بلیغ اور حکیمانہ انداز میں سموتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں، زبانیں خاموش ہو جاتی ہیں، فکر و فہم داد دینے پر مجبور ہو جاتی ہیں اور قاری دم بخود رہ جاتا ہے کہ یہ کیسا بے مثال کلام ہے! اسی غیر معمولی شان کے پیشِ نظر بجا طور پر کہا جاتا ہے:

کلامُ الإمام، إمامُ الکلام

راقم کے نہایت عزیز دوست، مفتی بلال رضا عطاری مدنی نے اس موضوع پر ایک مفصل اور وقیع مضمون تحریر فرمایا ہے، جس میں امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے پچیس (۲۵) اشعار جمع کیے ہیں، جن میں کسی نہ کسی قرآنی آیت کی طرف اشارہ موجود ہے۔

زیرِ نظر رسالہ "**کلام رضا میں احادیث کے جلوے**" میں راقم الحروف نے امامِ اہلِ سنت، مجدّدِ دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے اس درخشاں پہلو کو موضوعِ سخن بنایا ہے جس پر عموماً کم توجہ دی گئی ہے، یعنی وہ اشعارِ رضا جن میں احادیثِ نبویہ کے مضامین نہایت لطیف، بلیغ اور عمدہ انداز میں جلوہ گر ہیں۔ یہ وہ

www.dawateislami.net

اشارات ہیں جو بعض اوقات بالکل الفاظِ حدیث ہوتے ہیں، جب کہ بسا اوقات براہِ راست حدیث کے الفاظ کی صورت میں نہیں بلکہ اشارۃً، رمزاً اور شعری لطافت کے ساتھ جلوہ نما ہوتے ہیں، اور یہی پہلو امام اہلِ سنت کے کلام کو عام شاعری سے ممتاز اور منفرد بناتا ہے۔

امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام محض جذباتی عقیدت یا شعری صناعی کا مجموعہ نہیں، بلکہ وہ قرآن و حدیث کے عمیق فہم، فقہی بصیرت اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے حسین امتزاج کا آئینہ دار ہے۔ آپ اپنے اشعار میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اس خوب صورت اور دل نشینی کے ساتھ سمو دیتے ہیں کہ قاری نہ صرف متاثر ہوتا ہے، بلکہ اس کے دل میں علم و محبت دونوں کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔

اس رسالے کا اسلوب نہایت آسان رکھا گیا ہے۔ ہر مقام پر سب سے پہلے امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کا منتخب شعر نقل کیا گیا ہے، تاکہ قاری براہِ راست کلامِ امام سے فیض یاب ہو۔ اس کے بعد شعر کا معنی و مفہوم سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے، تاکہ شعر اور اس کا پیغام پوری طرح واضح ہو جائے۔ (یاد رہے کہ اشعار کی شرح، معنی و مفہوم حضرت مولانا قاری غلام حسن قادری صاحب کی کتاب "شرح حدائق بخشش" سے ماخوذ ہیں)۔ پھر اس شعر سے متعلق یا اس کی طرف اشارہ کرنے والی حدیثِ نبوی کے اصل عربی الفاظ درج کیے گئے ہیں۔

اس کے بعد حدیث کا نہایت آسان، رواں اور عام فہم ترجمہ پیش کیا گیا ہے، جس سے ہر طبقے کا قاری استفادہ کر سکے۔ پھر حاشیہ میں حدیث کی تخریج بیان کی گئی ہے، تاکہ اہلِ علم و تحقیق کے لیے ماخذ تک رسائی آسان ہو۔ آخر میں حدیث کی مختصر، مگر جامع شرح شامل کی گئی ہے، جس میں غیر ضروری طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے اصل نکتے اور مقصودِ

حدیث کو نمایاں کیا گیا ہے۔

خصوصیت کے ساتھ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ متعدد مقامات پر شارحِ مشکوٰۃ، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی علم و عشق سے لبریز شرح شامل کی گئی ہے، جو حدیث کے فہم کو آسان بناتی ہے، اور قاری کے دل میں محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی حرارت بھی پیدا کر دیتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ شرح کے ہر جملے سے عقیدت ٹپک رہی ہے اور علم و عشق کے سانچے میں ڈھل کر سامنے آ رہا ہے۔

بلاشبہ یہ رسالہ محض اشعار اور احادیث کا مجموعہ نہیں، بلکہ امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی حدیثی جہت کو سمجھنے کی ایک سنجیدہ علمی کوشش ہے۔ ان شاء اللہ الکریم، یہ کاوش اہلِ ذوق قارئین کے علمی و فکری ذوق میں اضافہ کا باعث بنے گی۔

رب تعالیٰ اس ادنیٰ سی کوشش کو شرفِ قبول بخش کر، میری مغفرت کا ذریعہ بنائے، آمین

عمران رضا عطاری مدنی

خادم الحدیث و علومہ

www.dawateislami.net

حضور کا جود و کرم

واہ کیا جُود و کرم ہے شَہِ بَطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

معنی و مفہوم: شہِ بطحا یعنی مدینہ منورہ کے بادشاہ، نبی اکرم نور مجسم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے جود و کرم، سخاوت و فیاضی کا یہ عالم ہے کہ کبھی بھی آپ کے در کا سائل (بھکاری) خالی ہاتھ نہیں جاتا، جب بھی آتا ہے اسے ضرور اس بارگاہ سے کچھ نہ کچھ، بلکہ بہت کچھ عطا کیا جاتا ہے، حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی زبان مبارک پر کلمہ لا یعنی نہیں، ہے ہی نہیں، اگر کوئی سائل حاضرِ دربار ہوتا، اور اس وقت بظاہر کچھ نہ ہوتا تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اسے دوسرے سے لے کر عطا فرماتے یا فرماتے جاؤ! میرے نام پر فلاں سے لے لو! میں قرض ادا کر دوں گا۔ سبحان اللہ!

سرکار میں نہ "لا" ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنھ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

معنی و مفہوم: ہم نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ سے مانگتے رہیں گے اور جو مانگیں گے وہ ملتا بھی رہے گا، کیوں کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اگر مگر کیے بغیر نوازتے ہیں، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی زبان مبارک پر کبھی "لا" یعنی نہ نہیں آتا، جو بھی بارگاہ نبوت میں آتا ہے، اسے ضرور نوازا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فُزوں
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی

معنیٰ و مفہوم: الحمد للہ ہم اپنے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے در کے بھکاری ہیں اور ہمیں اپنے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سب کچھ دیتے ہیں، کیوں کہ وہ کریم ہیں اور ان کا خدا ان کو عطا فرماتا ہے۔ اللہ ان سے بڑا کریم، بلکہ خود ان کو کریم بنانے والا ہے۔ اور ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی شان یہ ہے کہ "نا" کرنا تو ان کی عادت ہی نہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے تو پھر تیرے دل پہ آرا کیوں چلتا ہے، جب ہم اپنے کریم سے کرم کی بھیک مانگتے ہیں۔ ہاں ہاں سن لے۔

جو مانگو ملے

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنھ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

معنیٰ و مفہوم: اے عطاء مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے منکرو! غور سے سن لو! ہم اپنے کریم آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے مانگ رہے ہیں، مانگتے رہیں گے، اور سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم منہ مانگی مراد عطا فرماتے رہیں گے، کیوں کہ (اس کی دلیل یہ ہے کہ) سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے کبھی لا (کلمہ شہادت کے علاوہ) نہیں فرمایا، کہ میرے پاس نہیں ہے یا میں نہیں دے سکتا، اور نہ کبھی اگر، مگر کی شرط لگائی ہے کہ اگر ہو گا، تو دے دوں گا، بظاہر ہاتھ خالی ہے، مگر دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ ہیں۔

سائل کو نہ ملنے کی دو ہی صورتیں ہوتی ہیں:

www.dawateislami.net

(۱) ایک یہ کہ جس سے مانگا، وہ سرے سے انکار کر دے۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ شرط پر ٹالے کہ اگر ہمارے پاس ہوا، تو دیں گے، یا اگر تو نے فلاں کام کیا تو دیں گے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی سرکار میں یہ دونوں باتیں نہیں ہیں، بس جو ہم مانگیں گے پائیں گے۔"

احادیث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: «مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا» کبھی ایسا نہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے سوال کیا گیا ہو اور آپ نے "لا" یعنی "نہیں" فرمایا ہو۔[۱]

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: «كان رسول الله ﷺ إذا سئل عن شيء فأراد أن يفعله قال: «نعم» وإن أراد ألا يفعله سكت، وكان لا يقول لشيء لا» نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے جب کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا، اور آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا کرنے (یا دینے) کا ارادہ ہوتا تو فرماتے: نعم جی ہاں! اور اگر ارادہ نہ ہوتا، تو خاموشی اختیار فرماتے، لیکن لا یعنی نہیں نہ فرماتے تھے۔[۲]

اے عاشقانِ رسول! بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا اعزاز ہے کہ آپ کے دربار سے کبھی سائل نے "لا" یعنی "نہیں" نہ سنا، جب بھی سوالی آتا ہے اس کا دامن بھر دیا جاتا، اس کی مراد پوری کی جاتی، اس کی پریشانی دور کر دی جاتی، دیکھیں! فرزدق شاعر تابعی متوفی ۱۱۰ھ نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی سخاوت کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ

---

[۱]... مختصر الشمائل، ص:۱۸۴

[۲]... سبل الہدی والرشاد، ۷/ ۴۹

www.dawateislami.net

مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ | لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاؤُهٗ نَعَمْ

یعنی حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے کسی سائل کے جواب میں لا (نہیں) کا لفظ نہیں فرمایا، بلکہ ہمیشہ نعم (ہاں) ہی کہا، مگر کلمہ شہادت میں لا (نہیں) کا لفظ ضرور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی زبان مبارک پر آتا تھا اور اگر کلمہ شہادت میں لا کہنے کی ضرورت نہ ہوتی، تو اس میں بھی لا (نہیں) کی جگہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نَعَمْ (ہاں) ہی فرماتے۔

ذکر علی رضی اللہ عنہ

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدرِ کرّار کہ مولیٰ ہے ہمارا

معنیٰ و مفہوم: حضرت مولیٰ علی مشکل کُشا رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے لقبِ خاک - ابوتراب - مٹی والا فرمایا، اس دن سے آپ نے اپنے اس بابرکت نام پر اپنی کنیت کو ترجیح دی اور نام پکارنے سے آپ اتنا خوش نہ ہوتے جتنا کہ کنیت سے خوش ہوئے تھے کہ اس سے آپ کو حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی مذکورہ محبت کی یاد تازہ ہو جاتی۔

حدیث: حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں: «قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ: «أَيْنَ بَعْلُكِ؟»، فَقَالَتْ وَقَعَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كَلَامٌ، فَخَرَجَ مُغَاضَبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: «أَبْصِرْ لِي عَلِيًّا»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هُوَ ذَا فِي الْمَسْجِدِ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَالرِّيحُ يَسْفِي عَلَيْهِ التُّرَابَ، قَالَ: قُمْ يَا أَبَا تُرَابٍ، قَالَ سَهْلٌ: فَوَاللهِ إِنْ كَانَ لَأَحَبَّ أَسْمَائِهِ إِلَيْهِ» ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ حضرتِ

www.dawateislami.net

فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہ عنہا نے عرض کی: میرے اور ان کے درمیان کچھ باتیں ہو گئی ہیں، وہ ناراض ہو کر چلے گئے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ایک شخص سے فرمایا کہ ذرا علی کو تلاش کرو! انھوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم وہ مسجد میں ہیں، نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ان کے پاس آئے، جب کہ مٹی ان کے اوپر لگی ہوئی تھی، فرمایا: اے ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت سہل رَضِیَ اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم اس کے بعد حضرت علی رَضِیَ اللہ عنہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام ابو تراب ہو گیا۔[۱]

سبحان اللہ! کیا شان ہے مولیٰ علی رَضِیَ اللہ عنہ کی کہ جب سے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے انھیں ابو تراب کنیت عطا فرمائی، انھیں اپنے نام "علی" سے زیادہ یہ کنیت ابو تراب محبوب ہو گئی اور جب کوئی اس نام سے پکارتا تو آپ کو بہت خوشی ہوتی تھی۔[۲]

عقیدۂ ختمِ نبوت

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

معنیٰ و مفہوم: اس شعر میں عقیدۂ ختمِ نبوت کو بیان فرمایا گیا ہے، گلشن نبوت میں کئی پھول کھلے اور کئی بہاریں آئیں، لیکن اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی رسالت کا ایسا پھول کھلا، کہ جس نے اپنے بعد مزید کسی کلی کے کھلنے کی گنجائش باقی نہ چھوڑی، گویا آپ چمنِ رسالت کے آخری مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

---

[۱]... معجم کبیر، ۶/ ۲۰۲، حدیث: ۶۰۱۰

[۲]... مرقاۃ المفاتیح، ۹/ ۳۹۳۱

www.dawateislami.net

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوششِ حسن سے
نہ بہار آور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

معنیٰ و مفہوم: باغِ عالم میں سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے علاوہ کہاں اور کب ایسا پھول کھلا ہے؟ (اسی لیے آپ کے دورِ اقدس میں کسی دوسرے نبی کو نہ بھیجا گیا، حالاں کہ پہلے ایک ایک وقت میں سینکڑوں انبیائے کرام کی گنجائش ہو سکتی تھی، بنی اسرائیل نے ایک دن میں ایک روایت کے مطابق ستر اور دوسری روایت کے مطابق تین سو نبیوں کو قتل کیا) اور آپ کے بعد تو بابِ نبوت کو بالکل ہی سیل (ختم) کر دیا گیا۔ اب بہار بھی پوری طرح اس پھول کی طرح متوجہ رہتی ہے، اور پلک تک نہیں جھپکتی، کیوں کہ پلک جھپکنے کے برابر بھی پھول کا نہ دیکھنا، اس کی آنکھوں میں کانٹا بن کر چبھتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

1 «إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ». ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بہت حسین و جمیل گھر بنایا، مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے کہ اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ پھر خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میں وہ (آخری) اینٹ ہوں اور نبیوں میں آخری نبی ہوں۔[1]

---

[1]... صحیح بخاری، ۴/۱۸۶، حدیث: ۳۵۳۵

www.dawateislami.net

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسے اس آخری اینٹ سے وہ محل مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد اس میں کسی اینٹ کی جگہ نہ رہے گی، یوں ہی مجھ سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا، اب کسی نبی کی گنجائش نہ رہی۔ خیال رہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت زمین پر تشریف لائیں گے مگر وہ پہلے کے نبی ہیں، بعد کے نبی نہیں، یہ اینٹ پہلے کی لگی ہوئی ہے، نیز وہ اب نبوت کی شان سے نہ آئیں گے، بلکہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے امتی ہو کر۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب خضر علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے تو نبوت کی شان سے نہ گئے، ورنہ خضر علیہ السلام آپ کی اطاعت کرتے، بلکہ اطاعت کی شان سے گئے تھے، حالاں کہ اس وقت نبوت موسوی منسوخ نہیں ہوئی تھی، تو اگر عیسیٰ علیہ السلام جن کی نبوت منسوخ ہو چکی ہے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی امت بن کر آویں تو کیوں انکار ہے۔[۱]

ایک دوسری جگہ خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

2 «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي» . قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس (۳۰) کذاب (جھوٹے لوگ) ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ نبی ہے، حالاں کہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔[۲]

---

[۱]... مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ۸/ ۷

[۲]... سنن ترمذی، ۴/ ۴۹۹، حدیث: ۲۲۱۹

www.dawateislami.net

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔) وحدیثِ مُتواتِر "لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ" یعنی "میرے بعد کوئی نبی نہیں" سے تمام امّتِ مرحومہ (یعنی وہ اُمّت جس پر اللہ پاک کی رحمت ہو) نے سَلَفاً وخَلَفاً (یعنی اگلوں پچھلوں سبھی نے) ہمیشہ یہی معنیٰ سمجھے کہ حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم بلا تخصیص (یعنی بغیر کسی کو خاص کیے) تمام انبیا میں آخِری نبی ہوئے، حضور (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے ساتھ یا حضور (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے بعد قیامِ قیامت (یعنی قیامت قائم ہونے) تک کسی کو نُبُوّت ملنی مُحال (یعنی ناممکن) ہے۔[1]

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب ورسائل میں کثیر مقامات پر اس عقیدے کو بڑے اہتمام کے ساتھ بیان کیا، دلائل کے انبار لگادیے اور اس کے برخلاف عقیدہ رکھنے والوں کا شد ومد کے ساتھ ردّ کیا ہے، اس عقیدے کے متعلق آپ کے درج ذیل رسائل ہیں:

- المبین ختم النبیین
- جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ
- قہر الدیان علی مرتد بقادیان
- لسؤ والعقاب علی المسیح الکذاب

[1]... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۳۳۳

www.dawateislami.net

- الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

"فتاویٰ رضویہ" میں بہت سے سوالات قادیانیت سے متعلق ہیں، جن کے جواب میں امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل کی روشنی میں قادیانیت کو بے نقاب کیا ہے، امام احمد رضا کے، شہزادگان، خلفا، تلامذہ نے بھی دنیا بھر میں قادیانیت کو بے نقاب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اور کثیر کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں۔

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ نے اس عقیدے کے متعلق اردو زبان میں آسان رسالہ بنام **"سب سے آخری نبی ﷺ"** لکھا ہے، اس کا ایک مرتبہ ضرور مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کریں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کرلیں، یہ رسالہ اردو، ہندی، انگلش، فارسی، عربی اس طرح ۷ زبانوں میں موجود ہے۔

آپ جیسے کسی نے نہ دیکھا

لَم یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مِثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دَوسَرا جانا

معنیٰ و مفہوم: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! آپ جیسا تو کبھی نہ دیکھا گیا، نہ آئندہ دیکھا جائے گا۔ اللہ نے آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا۔ جہانوں کی بادشاہی آپ کو ہی جچتی ہے، اس لیے ہم نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو جہانوں کا بادشاہ مان لیا ہے۔

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلُ خط ہالۂ مہ زُلف اَبرِ اَجل
تورے چندن چندر پر وکنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

معنیٰ و مفہوم: اے میرے آقا! آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا حسین و جمیل چہرہ اقدس

www.dawateislami.net

تو چودھویں کا چاند لگتا ہے اور آپ کی داڑھی مبارک چاند کے گرد ہالہ کا منظر پیش کر رہی ہے اور سنا ہے کہ چاند کے گرد ہالہ پڑ جائے تو بارش ضرور ہوتی ہے، لہٰذا مجھ غریب و بے کس پر اپنی رحمت کی بارش برسا جایئے۔

حدیث: 1 حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رَضِیَ اللہ عنہ نے نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے حسن و جمال کو بیان کر کے ارشاد فرمایا: «لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ» ترجمہ: میں نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جیسا حسین و جمیل نہ آپ سے پہلے دیکھا، نہ بعد۔[۱]

2 حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: «لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ» ترجمہ: میں نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جیسا حسین و جمیل نہ آپ سے پہلے دیکھا، نہ بعد۔[۲]

3 حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: «مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ» میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے زیادہ خوب صورت کسی کو نہ دیکھا۔[۳]

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرات صحابہ کرام تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی مثل کیا دیکھتے، حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا مثل نہ دیکھا، دیکھتے کیسے خدا نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا مثل بنایا ہی نہیں۔ حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بے مثالی کا مسئلہ ہم نے تفسیر نعیمی پارہ اول میں "اِنَّ

---

[۱]... سنن ترمذی، ۶/ ۲۶، حدیث: ۳۶۳۷

[۲]... جامع معمر بن راشد، ۱۱/ ۲۵۹، حدیث: ۲۰۴۹۰

[۳]... الشمائل المحمدیۃ، ص: ۳۳۰

www.dawateislami.net

اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" کی تفسیر میں کچھ تفصیل سے عرض کیا ہے جسے کہتے ہیں مسئلہ امتناع النظیر۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا مثل ناممکن ہے۔

خیال رہے کہ آیت کریمہ "اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" سے مراد یہ ہے کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں، اس چیز میں مثل کہ خالص بندہ ہوں مجھ میں الوہیت کا شائبہ نہیں، نہ خدا ہوں، نہ خدا کا جز، نہ خدا کا بیٹا بھائی وغیرہ بلکہ خالص بندہ ہوں۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم خود فرماتے ہیں: ایُّکم مثلی تم میں مجھ جیسا کون ہے یعنی کوئی نہیں۔[1]

حدیث: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ، فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ» میں ایک روشن (چاندنی) رات میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو دیکھا کہ آپ سرخ جوڑا زیب تن فرمائے ہیں، کبھی میں آپ کی طرف دیکھتا تو کبھی چاند کی طرف، پھر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوب صورت ہیں۔[2]

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اس طرح کہ کبھی تو آسمان کے چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی اپنے مدینہ کے چاند شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو۔ خیال رہے کہ حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا چہرہ دیکھنا بھی اعلیٰ عبادت ہے جیسے قرآن مجید کا دیکھنا بھی عبادت ہے بلکہ قرآن کو دیکھنے سے چہرہ انور دیکھنا اعلیٰ و افضل ہے، کہ قرآن کو دیکھ کر مسلمان صحابی نہیں بنتا، حضور صلّی اللہ علیہ

---

[1]... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۰

[2]... الشمائل المحمدیۃ، ص ۶۹

www.dawateislami.net

واٰلہ وسلّم کا چہرہ دیکھ کر صحابی بن جاتا ہے، ان کا نام مسلمان بنائے، ان کا چہرہ صحابی بنائے اور ان کا تصور عارف بناتا ہے۔ شعر

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

فرشتے قبر میں وہ چہرہ ہی دکھاتے ہیں، پہچان کراتے ہیں، قرآن مجید یا کعبہ معظمہ نہیں دکھاتے، انہیں کے چہرے کی شناخت پر قبر میں بیڑا پار ہوتا ہے، ہر مؤمن کی قبر مدینہ ہے بلکہ ہر مؤمن کا سینہ مدینہ ہے۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: ان حضرات کی نگاہ حقیقت بین تھی، حقیقت میں چہرہ مصطفوی صلّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم چاند سے کہیں زیادہ حسین ہے، کہ

- چاند صرف رات میں چمکے - یہ چہرہ دن رات چمکے،
- چاند صرف تین رات چمکے - یہ چہرہ ہمیشہ ہر دن رات چمکے،
- چاند جسموں پر چمکے - یہ چہرہ دلوں پر بھی چمکے،
- چاند نورِ ابدان دے - یہ چہرہ نورِ ایمان دے،
- چاند گھٹے بڑھے - یہ چہرہ گھٹنے سے محفوظ رہے،
- چاند کو گرہن لگے - یہ کبھی نہ گہے،
- چاند سے عالم اجسام کا نظام قائم ہے - حضور سے عالم ایمان کا۔

حضور انور صلّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم کا چاند سے زیادہ حسین ہونا صرف ان کی عقیدت میں

www.dawateislami.net

نہ تھا، بلکہ واقعہ یوں ہی ہے۔ چاند دیکھ کر کسی نے اپنے ہاتھ نہ کاٹے، حسنِ یوسف دیکھ کر زنانِ مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور حسنِ یوسفی سے حسن محمد صلّی اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم کہیں افضل ہے، لہٰذا حضرت جابر کا یہ فرمان بالکل درست ہے۔[1]

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں
ترا محرم راز ہے روحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا
ترا مِثل نہیں ہے خدا کی قسم

معنیٰ و مفہوم: اے میرے عظمت و شان والے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! آپ کی عظمتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ خدا کا تخت، عرش معلیٰ تو آپ کے ناز و ادا سے بیٹھنے کی جگہ ہے، اور سید الملائکہ جبریل امین علیہ السلام آپ کے ہمراز وزیر ہیں اور آپ دونوں جہانوں کے بادشاہ ہوئے، کیوں کہ وزیر بادشاہوں کے ہی ہوتے ہیں، میں کیا کیا عرض کروں، میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم خدا کی قسم آپ جیسا کوئی نہیں۔

اس شعر میں کئی احادیث کی طرف اشارہ ہے:

(۱) جس حدیث میں حضور کے عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(۲) جس حدیث میں حضرت جبرئیل کے راز دار ہونے کا ذکر ہے۔

(۳) جس حدیث میں حضور کے سردارِ کل ہونے کا ذکر ہے۔

(۴) جس حدیث میں حضور کا مثل نہ ہونے کا ذکر ہے جیسا کہ ماقبل میں احادیث بیان ہوئیں۔

---

[1]... مرآۃ المناجیح، ۸/۵۳

www.dawateislami.net

بیت اللہ سجدے میں

تیری آمد تھی کہ بیتُ اللہ مُجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا

معنیٰ و مفہوم: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جب اس دنیا میں تشریف لائے تو کعبہ معظمہ (کہ لوگوں کے سر جس کی طرف سجدہ کرتے ہیں) اس نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم (کے گھر) کی طرف جھک کر آپ کو سلامی دی اور وہ سینکڑوں بت جو کافروں نے کعبے میں سجا رکھے تھے، ان پر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ہیبت ایسی طاری ہوئی کہ کانپ کر زمین پر اوندھے منہ گر گئے۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے دادا جان حضرت عبد المطلب فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ کی ولادت کے وقت میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔

وہ مبارک بھویں

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھَوؤں کی لَطافَت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے جب اس عالم ہست و بود کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے زینت بخشی اور آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ خود تو سجدے میں گر کر اللہ کی بارگاہ میں اپنی امت کے لیے دعا فرما رہے تھے اور کعبہ معظمہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی طرف جھک کر آپ کے نورانی بھوؤں کی نزاکت و لطافت کو سلامی دے رہا تھا۔ اور لاکھوں سلام پیش کر رہا تھا۔

حدیث: حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كنت في الكعبة فرأيت

www.dawateislami.net

الأصنام سقطت من أماكنها وخرت سجدا، وسمعت صوتا من جدار الكعبة يقول: ولد المصطفى المختار الذي تهلك بيده الكفار، ويطهر من عبادة الأصنام، ويأمر بعبادة الملك العلام. ترجمہ: میں کعبہ میں موجود تھا، میں نے دیکھا کہ کعبے کے اندر ارد گرد موجود بت سجدے میں گر گئے، مزید میں نے دیوارِ کعبہ سے یہ آواز سنی: مصطفیٰ صاحبِ اختیار صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ولادت ہوگئی ہے، جن کے ہاتھوں کفار ہلاک ہوں گے، اور کعبہ بتوں کی عبادت سے پاک و صاف ہوگا، جو خدائے مالک وعلام کی عبادت کا حکم دیں گے۔[1]

کنکریوں والا معجزہ

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دَفعتًا مُنھ پھر گیا

معنیٰ و مفہوم: اے میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! میں آپ کے نورانی گورے گورے ید اللہ والے ہاتھوں پہ قربان جاؤں کہ آخر وہ کنکریاں کس شان کی تھیں، جن کو آپ نے اپنے ہاتھوں میں لے کر پھینکا تو کافروں کا سارا لشکر شکست کھا کے بھاگ گیا۔ معراج کی رات اور غزوۂ بدر کے موقع پر آپ نے یہ عمل فرمایا۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: «نَاوِلْنِي كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ» فَنَاوَلَهُ «فَرَمَى بِهِ وُجُوهَ الْقَوْمِ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا امْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحَصْبَاءِ، فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ

[1]... سیرتِ حلبیہ، ۱/۱۰۳

www.dawateislami.net

وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ [الأنفال: ۱۷] ترجمہ: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے حضرت علی سے فرمایا کہ مجھے ایک مٹھی مٹی دو! پھر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے مبارک ہاتھ میں لیا، اور کافر لوگوں کے چہرے کی طرف پھینک دیا، جتنے لوگ موجود تھے، کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا کہ جس کی آنکھ میں مٹی نہ بھر گئی ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل کی:

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ۔ (سورہ انفال:۱۷)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔[۱]

شانِ نزول: اس آیت کی تفسیر میں مفتی اہل سنت مفتی قاسم عطاری دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں: اس آیت کے شانِ نزول سے متعلق جمہور مفسرین کا مختار قول یہ ہے کہ جب کفار اور مسلمانوں کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے ہوئیں تو رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ایک مٹھی خاک کافروں کے چہرے پر ماری اور فرمایا ''شَاهَتِ الْوُجُوْهُ''، یعنی ان لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں۔ وہ خاک تمام کافروں کی آنکھوں میں پڑی اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ بڑھ کر انہیں قتل اور گرفتار کرنے لگے۔ کفارِ قریش کی شکست کا اصل سبب خاک کی وہ مٹھی تھی جو تاجدارِ رسالت صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے پھینکی تھی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ۔ (سورہ انفال:۱۷)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔[۲]

[۱]... معجم کبیر، ۱۱/ ۲۸۵، حدیث: ۱۱۷۵۱

[۲]... صراط الجنان، ۳/ ۵۳۴

www.dawateislami.net

دودھ کی کثرت

کیوں جنابِ بُو ہُریرہ تھا وہ کیسا جامِ شِیر
جس سے سَتّر صَاحبوں کا دودھ سے مُنھ پھر گیا

معنیٰ و مفہوم: اے حضرت ابو ہریرہ! ذرا ہمیں بھی تو بتاؤ! وہ دودھ کا پیالہ جو آپ کو سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے عطا کیا کہ صحابہ کرام کو پلاؤ جب کہ آپ کو بھی شدید بھوک نے ستایا ہوا تھا اور آپ سوچ رہے تھے کہ اس دودھ سے میرے پاس کیا بچ کر آئے گا، مگر ستر صحابہ کا پیٹ اس ایک پیالے نے بھر دیا، پھر آپ نے بار بار پیا اور آپ خود ہی فرماتے ہیں: اگر ایک بار اور پی لیتا تو میرے روئیں روئیں سے دودھ جاری ہو جاتا۔ اے پیارے ابو ہریرہ! وہ پیالہ کیسا تھا؟ جس سے ستر صحابہ کرام بمع آپ کے سیر اب ہو گئے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: «إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ: (يَا أَبَا هِرٍّ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: (الحق). ومضى فاتَّبعته، فَدَخَلَ، فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلَ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: (مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ). قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ، قَالَ: (أَبَا هِرٍّ).

www.dawateislami.net

قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ الله، قَالَ: (الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي). قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ على أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا، فَإِذَا جَاءَ أَمَرَنِي، فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدٌّ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ،قَالَ: (يَا أَبَا هِرٍّ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ الله، قَالَ: (خُذْ فَأَعْطِهِمْ). قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: (أَبَا هِرٍّ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ الله، قَالَ: (بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ). قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ رَسُولُ الله، قَالَ: (اقْعُدْ فَاشْرَبْ). فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: (اشْرَبْ). فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: (اشْرَبْ). حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: (فَأَرِنِي). فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ»

www.dawateislami.net

ترجمہ: ایک دن حضرت ابو ہریرہ رَضِی اللہ عنہ بھوک سے نڈھال ہو کر راستے میں بیٹھ گئے، حضرت ابو بکر صدیق رَضِی اللہ عنہ سامنے سے گزرے تو ان سے انہوں نے قرآن کی ایک آیت کو دریافت کیا، مقصد یہ تھا کہ شاید وہ مجھے اپنے گھر لے جا کر کچھ کھلائیں گے، مگر انہوں نے راستہ چلتے ہوئے آیت بتادی اور چلے گئے۔

پھر حضرت عمر رَضِی اللہ عنہ اس راستہ سے نکلے ان سے بھی انہوں نے ایک آیت کا مطلب پوچھا غرض وہی تھی کہ وہ کچھ کھلا دیں گے مگر وہ بھی آیت کا مطلب بتا کر چل دیئے۔

اس کے بعد حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم تشریف لائے اور حضرت ابو ہریرہ رَضِی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھ کر اپنی خداداد بصیرت سے جان لیا کہ "یہ بھوکے ہیں" آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے انہیں پکارا، انہوں نے جواب دیا اور ساتھ ہو لیے جب آپ کا شانۂ نبوت میں پہنچے تو گھر میں دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ دیکھا، گھر والوں نے آپ کو اس شخص کا نام بتلایا، جس نے دودھ کا یہ ہدیہ بھیجا تھا۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے حضرت ابو ہریرہ رَضِی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ اور تمام اصحابِ صفہ کو بلا لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِی اللہ عنہ اپنے دل میں سوچنے لگے کہ ایک ہی پیالہ تو دودھ ہے اس دودھ کا سب سے زیادہ حق دار تو میں تھا، اگر مجھے مل جاتا تو مجھ کو بھوک کی تکلیف سے کچھ راحت مل جاتی، اب دیکھیے اصحاب صفہ کے آجانے کے بعد بھلا اس میں سے کچھ مجھے ملتا ہے یا نہیں؟ ان کے دل میں یہی خیالات چکر لگا رہے تھے، مگر اللہ و رسول عزوجل وصلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی اطاعت سے کوئی چارہ نہ تھا؛ لہٰذا وہ اصحاب صفہ کو بلا کر لے گئے یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ ایک قطار میں بیٹھ گئے پھر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے حضرت ابو ہریرہ رَضِی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ "تم خود ہی ان سب

www.dawateislami.net

لوگوں کو یہ دودھ پلاؤ۔

چناں چہ انہوں نے سب کو پلانا شروع کر دیا جب سب کے سب شکم سیر پی کر سیر اب ہو گئے، تو حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنے دست رحمت میں یہ پیالہ لے لیا اور حضرت ابو ہریرہ رَضِی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ اب صرف ہم اور تم باقی رہ گئے ہیں، آؤ بیٹھو اور تم پینا شروع کر دو۔ انہوں نے پیٹ بھر دودھ پی کر پیالہ رکھنا چاہا تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ "اور پیو" چناں چہ انہوں نے پھر پیا، لیکن آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم بار بار فرماتے رہے کہ "اور پیو اور پیو" یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اب میرے پیٹ میں بالکل ہی گنجائش نہیں رہی۔ اس کے بعد حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جتنا دودھ بچ گیا تھا آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم بسم اللہ پڑھ کے پی گئے۔[1]

محبوبِ اکرم کی رضا

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

معنٰی و مفہوم: دونوں جہان خدا کی مرضی کے طلب گار ہیں اور خدا اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی رضا چاہتا ہے۔

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: «یَا رَسُولَ اللّٰہِ، مَا أَرَی

[1]... صحیح البخاری، ۵/۲۳۷۰، حدیث: ۶۰۸۷- یہاں علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا مفہومی ترجمہ نقل کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ» ترجمہ: آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم میں دیکھتی ہوں، کہ آپ کا رب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں بہت جلدی فرماتا ہے۔[1]

قرآن کریم میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ (پ۳۰، سورہ الضحیٰ:۵)	ترجمۂ کنز العرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

مفسر قرآن مفتی قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ اس کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: یعنی اے حبیب! صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم، بیشک قریب ہے کہ آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ آپ کو دنیا اور آخرت میں اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے یہ وعدۂ کریمہ اُن نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عطا فرمائیں جیسے کمالِ نفس، اَوّلین و آخرین کے علوم، ظہورِ اَمر، دین کی سربلندی اور وہ فتوحات جو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے عہد مبارک میں ہوئیں اور جو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے زمانے میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی دعوت کا عام ہونا، اسلام کا مشرق و مغرب میں پھیل جانا، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی اُمت کا تمام امتوں سے بہترین ہونا اور آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے وہ کرامات و کمالات جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور یہ وعدہ آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو شفاعتِ عامہ و خاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔[2]

---

[1]... صحیح البخاری، ۵/۱۹۶۶، حدیث: ۴۸۲۳

[2]... صراط الجنان،

www.dawateislami.net

مومن کی وفات

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مَرے
یُوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دُھومیں مچیں وہ مومن صالِح مِلا
فرش سے ماتَم اُٹھے وہ طَیِّب و طاہِر گیا

معنیٰ و مفہوم: اے میرے اللہ! اپنے پیارے محبوب کا صدقہ تیرے حبیب کا جو بھی غلام فوت ہو، تیری مخلوق (أنتم شهداء الله تعالىٰ في الأرض) تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو اس کی طرف اشارہ کر کے یہ نہ کہے کہ اچھا ہوا فاسق و فاجر مر گیا۔

بلکہ ایسا ہو کہ اس کی وفات پر عرش پر فرشتے دھوم مچادیں اور خوش ہو کر اس کی روح کا استقبال کریں، کہ نیک روح ہمارے پاس آگئی ہے اور ادھر زمین والے غم سے نڈھال ہو جائیں، کہ کتنا پاکیزہ انسان ہم سے جدا ہو گیا۔

حدیث: حضرت سلمہ بن اقوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأُتِيَ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ الْقَوْمُ: إِنْ كُنْتَ، وَإِنْ كُنْتَ، ثُمَّ أُتِيَ بِأُخْرَى، فَقَالَ الْقَوْمُ: إِنْ كُنْتَ، وَإِنْ كُنْتَ، فَأَثْنَوْا عَلَى وَاحِدَةٍ خَيْرًا، وَعَلَى الْأُخْرَى شَرًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، وَالْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللهِ فِي السَّمَاءِ» ترجمہ: میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے پاس موجود تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے کہا: یہ ایسا تھا ویسا تھا۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا، تو لوگوں نے کہا: یہ اس اس طرح تھا، کہ ایک جنازے کی انہوں نے تعریف کی، جب کہ دوسرے کی برائی بیان کی۔ رسول

www.dawateislami.net

اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو اور ملائکہ آسمان میں اللہ کے گواہ ہیں۔[1]

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لہٰذا تمہارے منہ سے جس کے لیے جو نکلتا ہے اللہ کے ہاں وہی ہوتا ہے زبانِ خلق نقّارۂ خدا، اس کی تائید اس آیت سے ہے: "لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ"۔[2]

ربِّ سلّم کی صدا

رضا پُل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صَدائے مُحَمَّد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

معنٰی و مفہوم: اے گدائے در مصطفی احمد رضا! اب پل صراط سے مستی میں جھومتے ہوئے گزر جاؤ، خطرہ ٹل گیا ہے (کیوں کہ بوقتِ پیدائش امت کے لیے دعا کرنے والا آقا، غاروں میں جا کر رو رو کے امت کے لیے دعا کرنے والا آقا عرش معلّٰی کی بلندیوں پر جا کر امت کو نہ بھولنے والا آقا، اور پتھر کھا کھا کر طائف کے بازاروں میں لہولہان ہو کر بھی امت کو نہ بھلانے والا آقا، امت کی بخشش کی فکر کیوں نہ فرمائے گا) ذرا دیکھ تو! تیرا نبی اپنے گورے گورے نورانی ہاتھ اٹھا کر تیرے لیے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کر رہا ہے۔

پائے کُوباں پُل سے گزریں گے تِری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صَدا پر وَجد لاتے جائیں گے

معنٰی و مفہوم: اے میرے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! جب آپ کی شفاعت

---

[1]... معجم کبیر، ۷/ ۲۲، حدیث: ۶۲۵۹

[2]... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۸۸۵

www.dawateislami.net

قبول ہو جائے گی، تو پھر آپ کے گناہ گار، امتی پل صراط پر زور زور سے پاؤں مارتے ہوئے گزر جائیں گے، اور وجد و مستی میں جہنم کو کہیں گے کہ جنت اگر چہ سب کو خدا نے ہی دی ہے لیکن ہمیں تو مصطفی نے لے کر دی ہے۔ ہمارے آقا تو رب سلم کہہ رہے ہوں گے اور امتی؛ مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔ پڑھتے ہوں گے اور جہنم پکار رہی ہو گی کہ جلدی گزر جاؤ! تم نے تو مجھے بھی ٹھنڈا کر دیا ہے اور داروغۂ جہنم کہہ رہے ہوں گے: اے محمد! (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) آپ نے تو اپنی امت میں سے جہنم کے لیے کچھ چھوڑا ہی نہیں ہے۔

حدیث: ایک صحابی سے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «تَلْقَيْنَنِي عِنْدَ الصِّرَاطِ وَأَنَا أُنَادِي رَبِّي سَلِّمْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ» ترجمہ: تم مجھ سے پل صراط کے پاس ملنا، میں ندا کروں گا! رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِی مِنَ النَّارِ۔ میری امت کو جہنم سے بچا کر سلامتی سے گزار دے[1]

سب سے بڑا کریم

کریم ایسا مِلا کہ جس کے کُھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلِسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اِضطراب میں ہے

معنیٰ و مفہوم: ہمیں اللہ کریم نے ایسا کریم (کرم کرنے والا سخی، داتا) نبی عطا فرمایا ہے کہ جس کے ہاتھ دینے کے لیے ہر وقت اس کے خزانے سے بھرے ہوئے ہیں، پھر ذرا بتاؤ تو اے منگتو! تمہارا دل کیوں دھڑک رہا ہے اور یہ سوچ رہا ہے کہ پتہ نہیں ملے کہ نہ ملے۔

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: «أن رسول الله

[1]... معجم کبیر، ۳/۵۸، حدیث: ۲۶۷۶

www.dawateislami.net

ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَقَالَ «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ. وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ. وَإِنِّي، وَاللهِ! لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ. وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ» ترجمہ: رسول اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ایک دن باہر تشریف لائے، اہل احد پر نماز جنازہ ادا فرمائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے، اور ارشاد فرمایا: میں تمہارا پیشوا ہوں، میں تم پر گواہ ہوں، اللہ کی قسم میں اِس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔[1]

امام اہل سنت سیدی سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) تمام ملک و ملکوت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، جن کو رب عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کے اسرار کا خلعت پہنایا، اور ہر مفرد و مرکب میں تصرف کا اختیار دیا ہے، دولہا بادشاہ کی شان دکھاتا ہے، اس کا حکم برات میں نافذ ہوتا ہے، سب اس کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے ہیں، جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی جاتی ہے، چین میں ہوتا ہے، سب براتی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں، یوں ہی مصطفی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم عالم میں بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں، تمام جہاں میں ان کا حکم نافذ ہے، سب ان کے خدمت گار و وزیر فرمان ہیں، جو وہ چاہتے ہیں اللہ عزوجل موجود کر دیتا ہے۔[2]

حضور نبی اکرم مصطفی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے مالک کل ہونے، اور اختیارات پر

---

[1]... صحیح مسلم، ۴/۱۷۹۵، حدیث: ۲۲۹۶

[2]... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/۲۹۱

www.dawateislami.net

تفصیل جاننے کے لیے سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دو رسائل کا مطالعہ کریں:

- الأمن و العلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء
- منیۃ اللبیب أن التشریع بید الحبیب

اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "سلطنت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" اور راقم الحروف کا رسالہ "اختیارات مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کا مطالعہ فرمائیں۔

پسینۂ مصطفیٰ

وَاللہ جو مِل جائے مِرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عِطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول

معنیٰ و مفہوم: خدا کی قسم ہے، اگر شادی کے وقت کسی دلہن کو حضور صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کا پسینہ مل جائے تو وہ کبھی کسی خوشبو کی طلب و خواہش نہ رکھے، اور نہ ہی وہ کسی پھول کو تلاش کرے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي بِشَيْءٍ. قَالَ: «مَا عِنْدِي شَيْءٌ، وَلَكِنْ إِذَا كَانَ غَدًا، فَأْتِنِي بِقَارُورَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُودِ شَجَرَةٍ، وَآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ أَنْ أُجِيفَ نَاحِيَةَ الْبَابِ» قَالَ: فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِ أَتَاهُ بِقَارُورَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُودِ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْلُتُ الْعَرَقَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَتِ الْقَارُورَةُ، فَقَالَ: «خُذْهَا، وَأْمُرِ ابْنَتَكَ أَنْ تَغْمِسَ هَذَا الْعُودَ فِي الْقَارُورَةِ، فَتَطَيَّبَ بِهِ» قَالَ: فَكَانَ إِذَا

www.dawateislami.net

تَطَيَّبَتْ شَمَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رَائِحَةَ ذَلِكَ الطِّيبِ، فَسُمُّوا بَيْتَ الْمُطَيَّبِينَ. ترجمہ: ایک شخص حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! میں اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتا ہوں، پسند کرتا ہوں کہ آپ کسی چیز کے ذریعے میری مدد فرمائیں۔ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: اس وقت میرے پاس کچھ نہیں، لیکن تم کل آنا، اور ساتھ میں بڑے منہ والی ایک شیشی، کسی درخت کی لکڑی، لیتے آنا۔ راوی کہتے ہیں: دوسرے دن وہ شخص ایک بڑے منہ والی شیشی اور درخت کی لکڑی لے کر حاضر دربار ہوا، نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنے بازو مبارک سے پسینہ مبارکہ کو جمع کیا، حتیٰ کہ شیشی بھر گئی، پھر ارشاد فرمایا: اس کو لے لو اور اپنی بیٹی کو حکم دو کہ اس عود (لکڑی) کو شیشی میں ڈال دے، پھر اس کے ذریعے خوشبو لگائے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس دلہن نے وہ خوشبو استعمال کی تو اہل مدینہ کے خوشبو سے دماغ جاں معطر ہو گئے، اور لوگ اس کے گھر کو بیت المطیبین خوشبو والا گھر کہنے لگے۔[1]

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

معنیٰ و مفہوم: ایک دن نبی مکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو احد پہاڑ آپ کے قدومِ میمنت لزوم کے بوسے لے کر وجد میں آگیا، آپ نے ایک ایڑی کی ٹھوکر ماری اور فرمایا: ٹھہر جا! لہذا اسی وقت احد پہاڑ ہلنا بند ہو گیا۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی مبارک ایڑیاں اتنی عظمت و وقار کی مالک ہیں، کہ ایک ٹھوکر کیا لگائی، زلزلہ ہی رک گیا۔

---

[1]... معجم اَبی یعلی موصلی، ص:۱۱۷، حدیث:۱۱۸

www.dawateislami.net

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ» ترجمہ: ایک دن نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے، جب کہ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے، پہاڑ اس خوشی سے وجد میں آگیا اور ہلنے لگا، نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: اے اُحُد ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔[1]

سبحان اللہ! اس حدیث پاک سے اندازہ کریں کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے قدموں میں اللہ پاک نے کیسی طاقت و قوت عطا فرمائی تھی کہ پہاڑ جیسی عظیم اور بھاری بھر کم چیز کو ایک ٹھوکر میں روک دیا۔ دنیا نے اتنی ترقی کرلی، سائنس نے اپنی عظمت کا لوہا منوالیا، مگر آج تک کوئی بھی طاقت ایسی ظاہر نہ ہو سکی، جو زلزلے کو روک سکے، مگر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے قدموں کی طاقت دیکھیں کہ لرزتے پہاڑ کو روک دیا۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ اللہ پاک نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو علمِ غیب بھی عطا فرمایا ہے، جبھی تو آپ نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے شہید ہونے کی خبر بھی دے دی۔

وہ نہ ہوں عالَم نہیں

ہے اُنھیں کے دم قدم کی باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالَم نہیں

---

[1]... صحیح البخاری، ۳/ ۱۳۴۴، حدیث: ۳۴۷۱

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: آقائے دو جہاں صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم دونوں جہان کی علت غائی اور سبب اصلی ہیں، کہ آپ ہی کے وجود سے دونوں جہانوں کا وجود وابستہ ہے، جب تک آپ کا نور پیدا نہ ہوا، کوئی چیز نہ پیدا ہوئی اور آپ نہیں آپ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا، اللہ نے اعلان فرمادیا: اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا کو پیدا نہ کرتا، اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا، تو آسمانوں کو بھی نہ بناتا۔

لولاک والے صَاحبی

ہوتے کہاں خلیل و بِنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صَاحبی سب تیرے گھر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: اس شعر میں یہ مذکور ہے کہ ہر کسی کا وجود حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے نور کے فیض سے ہے، اگر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نہ ہوتے تو نہ کعبہ تعمیر کرنے والے خلیل اللہ علیہ السلام ہوتے، نہ کعبہ کی بنیاد رکھی جاتی اور نہ ہی مِنیٰ کی رونقیں ہوتی، کیوں کہ اے میرے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! اللہ نے حدیث قدسی میں خود فرمایا ہے: اگر اے محبوب تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا، تو نہ آسمان پیدا کرتا، نہ دنیا پیدا کرتا، نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر فرماتا۔

جان ہیں وہ جہان کی

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

معنیٰ و مفہوم: اس شعر میں کئی احادیث مبارکہ کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے، جن کا تعلق نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے وجہ تخلیق کائنات ہونے کے ساتھ ہے۔ شعر کا معنیٰ

www.dawateislami.net

واضح ہے کہ اگر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نہ ہوتے، تو کچھ بھی نہ ہوتا، نہ زمین نہ آسمان، نہ جن وانس، نہ شجر وحجر، الغرض تمام چیزوں کا وجود آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے صدقے میں ہے۔ کیوں کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اس جہان (دنیا) کی جان ہیں، لہٰذا جب جان ہوگی، تبھی جہان ہوگا، وگرنہ نہیں۔

اصلِ وجودِ کائنات

یہ سَمَن یہ سوسَن و یاسمن یہ بنفشہ سُنبُل و نَسترَن
گل و سَرْو و لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لبِ جُو چھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

وہی جلوہ شہر بَشہر ہے وہی اصلِ عالَم و دَہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان، جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

معنٰی و مفہوم: آقائے دو جہاں صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو باغ سے تشبیہ دے کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: یہ جیسے ایک باغ ہوتا ہے، لیکن اس میں کئی طرح کے پھول ہوتے ہیں، کوئی چنبیلی وسوسن کا پھول ہے تو کوئی یاسمین وبنفشہ ہے، کہیں خوشبو دار گھاس ہے، تو کہیں سفید گلاب ہے، کسی جگہ گلِ سرخ کھلا ہوا ہے تو کہیں سرو، صنوبر کھڑا ہوا ہے، چمن تو ایک ہی ہے مگر جلوے ہزار ہیں۔ ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذات بھی ایک ہی ہے مگر،

www.dawateislami.net

ہر گل میں ہر شجر میں آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا نور ہے۔ والخلق کلھم من نوری. تمام مخلوق میرے نور سے بنائی گئی۔ نور سے پیدا فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نور کی شعاعوں کے جلوؤں کے فیض سے مخلوق بنائی گئی، ورنہ نور تو تقسیم نہیں ہوتا۔

بادِ صبا کا صبح کے وقت تیزی اور نخرے سے چلنا، کلیوں کا ٹھک کر کے پھول بن جاتا، زبان سے میٹھے بول بولنا، دریاؤں کی لہروں کا پر رونق منظر، پھولوں کی مہک اور چاند سورج ستاروں کی چمک دمک یہ سب جلوے ہیں نور محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے اور یہ ساری بہاریں آپ (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) ہی کے دم قدم سے ہیں۔

ہر نگر نگر، ہر گلی گلی، ہر ہر شہر، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے جلووں سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے، کیوں کہ آپ ہی جہان کی اصل اور زمانے کی بنیاد ہیں، سمندر میں آپ کا جلوہ، اس کی لہروں میں آپ کا جلوہ، اس کی چوڑان میں آپ کے نور کا جلال ہے، تو اس کی دھار میں آپ کی محبت کا جمال اور آپ کے کرم کا کمال اور تیزی بھی ہے، کیوں کہ آپ کائنات کی روح رواں ہیں اور جان ہے تو جہاں ہے۔

جب تک حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے نور کو پیدا نہ کیا گیا تھا، اس وقت تک سوائے اللہ کے کچھ نہ تھا، اگر اب بھی حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا نور کائنات میں جلوہ گر نہ ہو تو جہان سارے کا سارا فنا ہو جائے، آپ ہی جانِ کائنات ہیں، جان سے ہی زندگی ہے اور آپ اصل کائنات ہیں اور جڑ ہو گی تو درخت سرسبز و شاداب رہ کر پھل دے گا۔

احادیث: 1 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «أتاني جبريل فقال: يا محمد، لولاك ما خُلِقت الجنة، لولاك ما خُلِقت النار» ترجمہ: میرے پاس حضرت

www.dawateislami.net

جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! اگر آپ نہ ہوتے تو نہ جنت پیدا کی جاتی، نہ جہنم بنائی جاتی۔[۱]

2 ایک دوسری حدیث شریف میں ہے: «هبط جبرئيل على النبي ﷺ فقال: إن ربك يقول :ما خلقت خلقًا أكرم علي منك، ولقد خلقت الدنيا وأهلها لأعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي، ولولاك ما خلقت الدنيا»

ترجمہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے: میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہ کی، جو میرے نزدیک آپ سے زیادہ افضل و اعلیٰ ہو، میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اس لیے پیدا فرمایا تاکہ وہ آپ کی قدر و منزلت جو میرے نزدیک ہے، اسے پہچانیں، اور ہاں! اے محبوب (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔[۲]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں۔[۳]

3 ایک حدیث شریف میں ہے: «إِنَّ آدَمَ رَأَى اسْمَ مُحَمَّدٍ مَكْتُوبًا عَلَى الْعَرْشِ وَإِنَّ اللهَ قَالَ لآدَمَ: لَوْلا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ» ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام نے عرش پر محمد نام لکھا دیکھا، اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اگر محمد

[۱]... زہر الفردوس، ۱/۴۷۹، حدیث: ۱۹۰

[۲]... شرح الزرقانی علی المواہب، ۷/۱۸۶

[۳]... لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، ۹/۲۲۰

www.dawateislami.net

نہ ہوتے تو میں آپ کو بھی پیدا نہ کرتا۔[1]

یہاں فتاویٰ رضویہ کا ایک سوال جواب ملاحظہ فرمائیں!

سوال: ”لولاک لما خلقت الافلاک“ کو علماے دین ہمیشہ سے محفل میلاد شریف میں بیان کرتے آئے اور اب بھی بیان کرتے ہیں اور اکثر علماے دین نے بر سرِ مجلس اس حدیث کو بتلایا کہ یہ حدیث قدسی ہے اور بہت سی اردو میلاد کی کتابوں میں یہی لکھا ہے اور تمام دنیا کے میلاد خواں اسی کو پڑھتے ہیں، مگر کسی عالم نے کبھی اس کی نسبت کچھ اعتراض نہ کیا اور مولانا غلام امام شہید کے میلاد شریف شہیدی میں یہی حاشیہ پر لکھا ہے کہ حدیثِ قدسی ہے، اسی طرح بہت سی اردو کی میلاد کی کتابوں میں ہے، اور لغاتِ کشوری میں بھی لکھا ہے کہ قدسی ہے، برعکس اس کے مولانا محمد یعقوب صاحب نے اس حدیث کی بابت بیان کیا ہے کہ یہ حدیث قدسی نہیں ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر بزرگانِ دین سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بے شک یہ کوئی حدیث نہیں ہے، بلکہ اس کے معنی صحیح ہیں۔ اس حدیث کی نسبت جو کچھ حکم خدا اور رسول کا ہو بیان فرمائیں۔

الجواب یہ ضرور صحیح ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام جہان حضور اقدس صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے لیے بنایا، اگر حضور نہ ہوتے کچھ نہ ہوتا۔ یہ مضمون احادیث کثیرہ سے ثابت ہے جن کا بیان ہمارے رسالہ تلالؤ الافلاک بحلال احادیث لولاک میں ہے اور انہی لفظوں کے ساتھ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی بعض تصانیف میں لکھی، مگر سنداً ثابت یہ لفظ ہیں: خلقت الدنیا واھلھالاعرفھم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك یا محمد ماخلقت الدنیا۔ (یعنی اللہ عزوجل اپنے محبوب اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے فرماتا ہے کہ)

[1]... مستدرک للحاکم، ۲/ ۶۷۲

www.dawateislami.net

میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لیے بنایا کہ تمہاری عزت اور مرتبہ جو میری بارگاہ میں ہے، ان پر ظاہر کروں، اے محمد! اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

اس میں تو فقط افلاک کا لفظ تھا، اس میں ساری دنیا کو فرمایا، جس میں افلاک و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب داخل ہیں، اسی کو حدیث قدسی کہتے ہیں کہ وہ کلامِ الٰہی جو حدیث میں فرمایا گیا، ایسی جگہ لفظی بحث پیش کر کے عوام کے دلوں میں شک و شبہہ ڈالنا اور ان کے قلوب کو متزلزل کرنا، ہرگز مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں۔

اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم فرماتے ہیں: الدین النصح لکل مسلم دین یہ ہے کہ آدمی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرے واللہ تعالٰی اعلم۔[1]

فتاویٰ رضویہ میں ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں: حضرت حق عزجلالہ، نے تمام جہان کو حضور پُرنور محبوب اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے واسطے پیدا فرمایا، حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ لولاك لما خلقت الدنیا. اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ بناتا۔ آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے ارشاد ہوا: لولا محمد ماخلقتك ولا ارضا ولا سماء. اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا، نہ زمین و آسمان کو۔ تو سارا جہان ذات الٰہی سے بواسطہ حضور صاحب لولاک صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم پیدا ہوا، یعنی حضور کے واسطے حضور کے صدقے حضور کے طفیل میں۔[2]

سورج و چاند والے معجزات

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اِشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

---

[1]... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۱۱۲۳

[2]... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۶۶۷

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: ارے او اندھے نجدی گستاخ! یہ عقیدہ رکھنے والے کہ جس کا نام محمد، علی ہو، وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔ اور نبی کی تعظیم بڑے بھائی جتنی کرو، کہیں شرک نہ ہو جائے، میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی شانوں اور قدرتوں کا انکار کرنے والے ظالم! اس سے بڑھ کر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی قدرت و اختیارات کی کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اشارہ فرماتے ہیں، تو ڈوبا ہوا سورج انہی قدموں پر واپس پلٹ آتا ہے، اور چاند کا سینہ آج بھی میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے اختیار کی گواہی دے رہا ہے، تو ذرا آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر دیکھ تو سہی، بغضِ رسالت نے تجھے کیوں بالکل اندھا کر دیا ہے، تجھے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی قدرت و اختیارات بھلا کیسے دکھائی دیں۔

ملحدوں کا شک نِکل جائے حضور
جانبِ مَہ پھر اِشارت کیجیے

معنیٰ و مفہوم: بد مذہب نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے اختیارات اور آپ کی طاقت و قدرت کے منکر، جو کہتے ہیں جس کا نام محمد، علی ہو وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں ہو سکتا۔ نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا وغیرہ وغیرہ۔ ان بے دینوں کا شک دور کرنے کے لیے اے میرے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! اس چمکتے ہوئے چاند کو ایک بار پھر سے اشارہ فرمائیں، تاکہ چاند ان کو بتائے کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی انگلی کے اشارے میں کیسی طاقت و قدرت ہے۔

معجزاتِ مصطفیٰ

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو! کانپ کر مہر کی رَجعت دیکھو!
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو! کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: اے عظمتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے منکرو! ذرا دیکھو تو میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے کیسے چاند کو دو ٹکڑے کیا، اور کس طرح سورج کانپتا ہوا (ڈوبنے کے بعد) واپس آیا۔ میرے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی قدرت و طاقت کا ذرا اندازہ تو لگاؤ اور غور کرو معجزات کیسے ہیں کہ چاند کے ٹکڑے اور سورج کا پلٹنا ہمارے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے عاجز کر دینے والے کمالات کا آج بھی اعلان کر رہے ہیں۔

طاقتِ رسول

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

معنیٰ و مفہوم: اے میرے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! سبحان اللہ! کیا تصرف و طاقت ہے آپ کی، کہ آپ کی انگلی کا اشارہ ہو تو چاند آپ کے اشاروں پہ چلنے کا عادی نظر آئے، جیسا کہ بچپن میں چاند آپ کا دل بہلانے کے لیے آپ کی انگلی کے اشارے کے ساتھ حرکت کرتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا دست قدرت

صاحبِ رَجعتِ شمس و شَقُّ القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: ڈوبے ہوئے سورج کو لوٹانے والے اور چمکتے ہوئے چاند کو اپنی نور کی انگلی سے دو ٹکڑے فرمانے والے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جو خدائی طاقتوں اور جملہ اختیارات میں اللہ تعالیٰ کے نائب اعظم اور خلیفہ اکبر ہیں، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذات پُر انوار پر لاکھوں سلام ہوں۔

www.dawateislami.net

مرجعِ عالم

چاند شق ہو پَیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بَارَكَ اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

معنیٰ و مفہوم: اے لوگو! دیکھو! ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا کتنا کرم ہے کہ آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہو رہا۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے حکم سے درختوں کو قوت گویائی مل رہی ہے۔ جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم صرف انسانوں کے ہی مرجع نہیں ہیں، بلکہ مرجعِ عالم ہیں، تمام مخلوق آپ کی طرف رجوع کرتی ہے اور آپ سب کی پناہ گاہ ہیں۔

حضرت مولیٰ علی کی جاں نثاری

مَولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اَعلیٰ خطر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: خیبر سے واپسی پہ منزل صہبا میں نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے نماز عصر پڑھ کر مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے نماز نہ پڑھی تھی۔ آنکھ سے دیکھتے رہے کہ وقت جاتا ہے، مگر اس خیال سے کہ زانو سر کاؤں، تو شاید حضور پر نور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی نیند مبارک میں خلل آئے، جنبش نہ کی۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اس طرح حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نیند پر عصر جیسی اہم نماز قربان کر دی۔

www.dawateislami.net

معجزۂ ردِّ شمس

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجا چِر گیا

معنیٰ و مفہوم: مقام صہبا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی، وقت باقی تھا، کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اپنا مبارک سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گود میں رکھ کر محوِ خواب تھے، سورج غروب ہو گیا، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم بیدار ہوئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو پریشان حال ملاحظہ فرمایا، آپ نے نمازِ عصر قضا ہونے کی خبر دی، جس پر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے سورج کو حکم دیا، کہ سورج واپس لوٹ آئے، چناں چہ سورج واپس نکل آیا، عصر کے وقت گزارنے کے بعد ایک مرتبہ دنیا نے دوبارہ عصر کا وقت ہوتے دیکھا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نماز ادا کی، پھر سورج غروب ہو گیا۔ اسی طرح ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی نورانی انگلی کا اشارہ ہوا تو چاند نے اپنا کلیجہ چیر کر آپ کے قدموں میں رکھ دیا۔

احادیث: 1 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

«انشق القمر عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فرقتين: فرقة فوق الجبل، وفرقة دونه، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اشهدوا» نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے زمانے مبارک میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر، جب کہ دوسرا پہاڑ کے نیچے تھا، رسول اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: اے لوگو! گواہ ہو جاؤ! [1]

[1]... صحیح بخاری، ۴/۱۸۴۳، حدیث: ۴۵۸۳

www.dawateislami.net

2 حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ لَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَرَأَيْتُهَا غربت ثم رأيتها طَلَعت بَعْدَ مَا غَرَبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَالْأَرْضِ وَذَلِكَ بِالصَّهْبَاءِ فِي خَيْبَرَ» ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم پر وحی نازل ہو رہی تھی، جب کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا نہیں کی تھی، حتی کہ سورج غروب ہو گیا، حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم بیدار ہوئے، پوچھا: اے علی! کیا تم نے نماز پڑھ لی تھی؟ انہوں نے عرض کی نہیں! رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے اور عرض کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا، تو اس کے لیے سورج کو واپس لوٹا دے! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا تھا، دوبارہ طلوع ہو گیا، پہاڑ اور زمین پر اس کی روشنی پڑنے لگی، یہ واقعہ خیبر میں صہبا کے مقام پر رونما ہوا۔[1]

3 حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا فِي حَاجَةٍ فَرَجَعَ، وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللهُمَّ إِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهِ عَلَى نَبِيِّكَ

[1]... شفا شریف، ۱/ ۲۸۴

www.dawateislami.net

فَرُدَّ عَلَيْهِ شَرْقَهَا» قَالَتْ أَسْمَاءُ فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتَّى وَقَعَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَعَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ غَابَتْ وَذَلِكَ فِي الصَّهْبَاءِ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ» ترجمہ: نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ظہر کی نماز ادا کر لی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا، وہ جب لوٹ کر آئے تو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نماز عصر ادا فرما چکے تھے، نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم حضرت علی کے گود میں سر رکھ کر آرام کرنے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بالکل حرکت بھی نہ کی، حتی کہ سورج ڈوب گیا، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جب بیدار ہوئے، (معاملہ دیکھا تو) دعا کی: اے اللہ! تیرا بندہ علی نے تیرے نبی کی اطاعت میں اپنے آپ کو روکے رکھا تو اس کے لیے سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سورج طلوع ہو گیا، زمین اور پہاڑوں پر اس کی روشنی پڑنے لگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے وضو کیا، نماز عصر ادا کی، پھر سورج ڈوب گیا، یہ واقعہ مقام صہبا غزوہ خیبر کے موقع پر ہوا۔[1]

بہر حال جن جن محدثین نے اس حدیث کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے ان کی ایک مختصر فہرست یہ ہے:

(۱) حضرت امام ابو جعفر طحاوی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے	مشکل الآثار میں
(۲) حضرت امام حاکم رَحمۃُ اللہِ علیہ نے	مستدرک میں
(۳) حضرت امام طبرانی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے	معجم کبیر میں
(۴) حضرت حافظ ابن مردویہ رَحمۃُ اللہِ علیہ نے	اپنی مرویات میں
(۵) حضرت حافظ ابو البشر رَحمۃُ اللہِ علیہ نے	الذریۃ الطاہرہ میں

[1]... شرح مشکل الآثار، ۳/ ۹۴، حدیث: ۱۰۶۸

www.dawateislami.net

(۶) حضرت قاضی عیاض رَحمۃُ اللہِ علیہ نے شفاء شریف میں

(۷) حضرت خطیب بغدادی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے تلخیص المتشابہ میں

(۸) حضرت حافظ مغلطائی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے الزہر الباسم میں

(۹) حضرت علامہ عینی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے عمدۃ القاری میں

(۱۰) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے کشف اللبس میں

(۱۱) حضرت علامہ ابن یوسف دمشقی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے مزیل اللبس میں

(۱۲) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں

(۱۳) حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے مدارج النبوۃ میں

(۱۴) حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے زرقانی علی المواہب میں

(۱۵) حضرت علامہ قسطلانی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے مواہب لدنیہ میں

اس حدیث پر علامہ ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی عادت کے موافق جو جرحیں کی ہیں اور اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے، حضرت علامہ عینی رَحمۃُ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری جلد ۷ ص ۱۴۶ میں تحریر فرمایا ہے کہ علامہ ابن جوزی رَحمۃُ اللہ علیہ کی جرحیں قابلِ التفات نہیں ہیں۔[1]

حضرت صدیق اکبر نے جان قربان کر دی

صِدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروضِ غرر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: اس کا اشارہ نیند کی طرف ہے یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غار ثور

[1]... سیرتِ مصطفیٰ، ص: ۲۴۷

www.dawateislami.net

میں حضور اقدس صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی نیند پر اپنی جان قربان کر دی، کہ غارِ ثور کے سوراخ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر بند کر دیے۔ ایک سوراخ باقی رہا، اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا، اور حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو بلایا، حضور نے ان کے زانو پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت اقدس رہتا تھا۔ اپنا سر صدیق کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ جان جائے محبوب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی نیند میں خلل نہ آئے، پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں پہ کاٹ لیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا، آخر اس سے شہادت پائی۔ لہٰذا حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ جنہوں نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی خاطر موت کو سینے سے لگالیا اور جان کی حفاظت تو تمام بڑے فرائض سے بھی بڑا فرض ہے۔

ہاں تو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز
پَر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

معنٰی و مفہوم: چشمِ اقدس کھلی، مولی علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فوراً سورج کی جانب اشارہ فرمایا کہ فوراً ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، عصر کا وقت ہو گیا۔ مولی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی، آفتاب ڈوب گیا۔

حدیث: حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ذُكِرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ أَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انتهينا إِلَيْهِ قَالَ: والله لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ وَوَجَدَ فِي جَانِبِهِ ثُقْبًا فَشَقَّ إِزَارَه وسدها بِهِ وَبَقِي

www.dawateislami.net

مِنْهَا اثْنَان فألقمها رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ الله ﷺ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ الله ﷺ وَوُضِعَ رَأسه فِي حجره وَنَامَ فَلُدِغَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْجُحر وَلم يَتَحَرَّك مَخَافَة أَن ينتبه رَسُولَ اللهَّ ﷺ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهُ رَسُولِ الله ﷺ فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟» قَالَ: لُدِغْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَفِلَ رَسُولُ الله ﷺ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهَّ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا: لَا نُؤَدِّي زَكَاةً. فَقَالَ: لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ الله ﷺ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ. فَقَالَ لِي: أَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ؟ إِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيَنْقُصُ وَأَنا حَيّ؟ . ترجمہ: ایک مرتبہ ان کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا، تو آپ روئے اور بولے کہ میری آرزو یہ ہے کہ میرے سارے عمل حضرت ابو بکر کے ایک دن کے اور ایک رات کے عمل کی طرح ہوتے، آپ کی رات وہ رات ہے جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ساتھ غار کی طرف پہنچے، تو جب وہ دونوں حضرات اس غار تک پہنچے، عرض کیا: واللہ آپ اس میں داخل نہ ہوں، حتی کہ آپ سے پہلے میں داخل ہو جاؤں، اگر اس میں کوئی چیز ہو، تو مجھے پہنچے، نہ کہ آپ کو، لہذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، اسے صاف کیا، اور اس کے ایک کنارہ میں سوراخ پایا، آپ نے تہبند پھاڑا، اس سے سوراخ بند کیا، ان میں سے دو سوراخ رہ گئے، ان میں اپنے پاؤں رکھ دیے، پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے عرض کیا کہ تشریف لائیے! تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم تشریف لائے اور اپنا سر آپ کی گود میں رکھا اور

www.dawateislami.net

آرام فرمانے لگے، ابو بکر کے پاؤں میں سوراخ سے ڈس لیا گیا، آپ نے بالکل جنبش نہ کی، اس ڈر سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جاگ پڑیں، پھر آپ کے آنسو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے چہرے پر گرے، تو آپ نے فرمایا: اے ابو بکر! کیا ہوا؟ عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ فدا، میں تو ڈس لیا گیا، تب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنا لعاب لگا دیا، تو وہ تکلیف جاتی رہی، پھر وہ زہر لوٹ آیا اور آپ کی وفات کا سبب بنا۔

بے زبان کی گواہی

اے بلا بے خِرَدِی کفّار رکھتے ہیں ایسے کے حق میں اِنکار
کہ گواہی ہو گر اُس کو دَرکار بے زباں بول اُٹھا کرتے ہیں

معنٰی و مفہوم: ہائے افسوس کم عقلی اور جہالت کتنی بڑی مصیبت ہے کہ کافروں نے اس کی نبوت و کمالات کا انکار کیا، جس کی عظمت و رسالت کی گواہی بے زبان (چاند سورج، پتھر، درخت، گونگے بول کر) دیتے ہیں۔ اس شعر میں ان بے شمار معجزات و کمالات کی طرف اشارہ ہے، جو وقتاً فوقتاً بے زبان اور غیر ذی روح چیزوں نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی نبوت و رسالت کی گواہی دی۔ جیسے ابو جہل کی مٹھی میں کنکروں کا کلمہ پڑھنا، اور پتھر کا آپ پر ان الفاظ میں سلام بھیجنا اور عکرمہ بن ابی جہل کے مطالبے پر پتھر کا پانی پر تیرتے ہوئے اور کلمہ پڑھتے ہوئے آنا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: «جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: «إِنْ دَعَوْتُ هَذَا العِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟» فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «ارْجِعْ فَعَادَ»، فَأَسْلَمَ الأَعْرَابِيُّ»

www.dawateislami.net

ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے یہ کیوں کر یقین ہو کہ آپ خدا کے نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس کھجور کے درخت پر جو خوشہ لٹک رہا ہے، اگر میں اس کو اپنے پاس بلاؤں اور وہ میرے پاس آجائے، تو تم گواہی دو گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ (اس نے کہا کہ ہاں! بے شک میں آپ کا یہ معجزہ دیکھ کر ضرور آپ کو خدا کا رسول مان لوں گا۔) آپ نے کھجور کے اس خوشہ کو بلایا، تو وہ فوراً ہی چل کر درخت سے اترا، اور آپ کے پاس آگیا، پھر آپ نے حکم دیا، تو وہ واپس جا کر درخت میں اپنی جگہ پر پیوست ہو گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر وہ اعرابی فوراً ہی دامن اسلام میں آگیا۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض روایات میں ہے کہ حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ایک مٹھی کنکریاں لیں، تو ان کنکریوں نے تسبیح پڑھی، ہم سب نے سنی، حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ان حضرات کے کانوں سے حجاب اٹھا دیئے جس سے انہوں نے یہ تسبیح سن لی، حضور کی نظر حضور کا ہاتھ حضور کی توجہ عالم غیب کا مشاہدہ کرا دیتے ہیں، حضور خچر پر سوار ہو گئے تو اس کی آنکھوں نے قبر کا عذاب دیکھ لیا، مردے کی چیخ و پکار سن لی۔[2]

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں

معنیٰ و مفہوم: امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذرا شان تو دیکھو کہ جانور بھی آپ کی تعظیم کرتے ہیں۔ پتھر آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا احترام کرتے ہوئے درود و سلام پڑھتے ہیں اور درخت آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ آپ

---

[1]... سنن ترمذی، ۵/ ۵۹۴، حدیث: ۳۶۲۸

[2]... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۷

www.dawateislami.net

کے یہ تمام معجزات طبرانی، مشکوۃ، مرقات شرح مشکوۃ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

شجر و حجر کا سلام

اُن پر دُرود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیّت شجر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: اس آقائے دو جہان صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذات بابرکات پر کروڑوں درود ہوں، جن کو پتھر بھی پکار کر کہیں: السلام علیك یا رسول اللہ اور اس تاجدار مدینہ پر کروڑوں سلام ہوں، جن کو درخت بھی سلام عرض کرتے ہیں۔

حدیث: صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ، فَقَالَ: «مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ، لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟»، فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي يَا رَسُولَ الله. فَقَالَ: «أَفَلَا تَتَّقِي الله فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ الله إِيَّاهَا؟، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ»

ترجمہ: ایک بار حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے، وہاں ایک اونٹ کھڑا ہوا، زور زور سے چلا رہا تھا، اور اس کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے قریب جاکر اس کے سر اور کنپٹی پر اپنا دست شفقت پھیرا، تو وہ تسلی پاکر بالکل خاموش ہوگیا۔ پھر رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ اسی وقت ایک انصاری حاضرِ بارگاہ ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم یہ میرا اونٹ ہے، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں دے کر ان کو تمہارا محکوم بنا دیا ہے، لہٰذا تم لوگوں پر لازم ہے کہ تم ان جانوروں پر رحم کیا کرو! تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔[۱]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله» ترجمہ: میں ایک مرتبہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں موجود تھا، جس راستے سے بھی ہم گزرتے تو کوئی پہاڑ اور کوئی درخت ایسا نہ تھا کہ جو نبی مکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو سلام کرتے ہوئے یہ نہ کہے: السلام علیک یارسول اللہ![۲]

اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

معنیٰ و مفہوم: ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی پیاری پیاری انگلیاں کس قدر شان رکھتی تھیں کہ ان سے کرم کے دریا (پانی کے چشمے) جاری ہو جاتے اور جب آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اپنے غلاموں پہ مہربان ہو جاتے، تو ان پیاسوں کو اسی پنجاب رحمت سے سیراب فرما دیتے۔

---

[۱]... سنن ابی داود، ۳/۲۳، حدیث: ۲۵۴۹

[۲]... سنن ترمذی، ۵/۵۹۳، حدیث: ۳۶۲۶

www.dawateislami.net

انگلیوں کی کرامت

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: کئی مواقع پر سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی انگلیوں سے پانی کے چشموں کا جاری ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

معنیٰ و مفہوم: صلحِ حدیبیہ اور دیگر کئی مواقع پر جب پانی ختم ہو گیا، تو سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنا دست عطا برتن میں رکھا، تو پانی کی نہریں جاری ہو گئیں، ہزار سے زائد صحابہ کرام نے پیا، وضو یا غسل کیا، سواریوں کو پلایا اور دیگر جگہ استعمال کیا۔ پانی ہے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔ اور صحابہ سے جب پوچھا گیا کہ تم کتنے تھے؟ تو انہوں نے فوراً جواب دیا کہ تھے تو چودہ سو، لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا۔ یہ بات اس لیے فرمادی کہ سوال کرنے والا یہ نہ سمجھے کہ شاید اس کے بعد تھوڑا ہی بچا ہو گا، تھوڑا کیسے ہو سکتا ہے کہ حوض کوثر کے خالق نے کوثر کے مالک صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی انگلیوں کا کنکشن ورابطہ حوض کوثر سے کر دیا تھا۔ تبھی تو اعلیٰ حضرت نے پنجاب کہا کہ رحمت کے پانچ دریا اور نہریں تھیں جو بہ رہی تھیں۔ آپ کی فیض رَسا انگلیوں سے جب پانی کی پانچ نہریں جاری ہوئیں تو حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے عاشق صحابہ کرام اپنی پیاس بجھانے کے لیے وجد کرتے ہوئے آئے کہ یقیناً اس پانی میں حوض کوثر کی سی لذت ہو گی۔ پینے کا مزہ تو آج آئے گا کہ یہ پانی وجودِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی خوشبو سے معطر ہے۔

www.dawateislami.net

حدیث: صحابیِ رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا لَكُمْ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نتوَضَّأُ بِهِ، وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ. قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأنَا. فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ «لَوْ كُنَا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. ترجمہ: حدیبیہ کے دن لوگ پیاس کی شدت سے بے تاب ہو رہے تھے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے پاس ایک برتن موجود تھا، جس سے آپ وضو کیا کرتے تھے، لوگ پیاس کی شدت سے نبی مکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ کچھ مدد او اہو، شہنشاہِ دو جہاں صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: کیا ہوا؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! ہمارے پاس پانی نہیں ہے، کہ ہم وضو کریں اور پینے کو بھی پانی نہیں ہے، سوائے وہ جو مشکیزے میں بچا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے مشکیزے میں ہاتھ رکھا، آپ کی انگلیوں کے درمیان سے یوں پانی نکلنے لگا، جیسے کہ چشمہ جاری ہو گیا ہو، ہم نے اس مبارک پانی کو نوش کیا، اور وضو کیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ لوگ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہمیں یہ پانی کافی ہوتا، لیکن ہم ۱۵۰۰ تھے۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی یہ پانی پاک اور پاک گر

[1]... صحیح بخاری، ۴/۱۵۲۶، حدیث: ۳۹۲۱

www.dawateislami.net

بھی ہے اور برکت والا بھی ہے، کہ تھوڑا پانی سب کو کافی ہو گا اور تمام پانیوں سے افضل و اعلیٰ بھی ہے کہ ہماری (رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) انگلیوں سے اس کا چشمہ پھوٹا ہے۔

دنیا میں تین پانی بڑے افضل ہیں۔

(۱) یہ پانی کیوں کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی انگلیوں سے جاری ہوا۔

(۲) آبِ زم زم جو جناب اسماعیل علیہ السلام کے قدم سے پیدا ہوا۔

(۳) پھر وہ پانی جو حضرت ایوب علیہ السلام کے ایڑی سے پیدا ہوا، رب فرماتا ہے: "اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ" بعض کے نزدیک پھر وہ پانی جو جناب مریم رضی اللہ عنہا کے لیے جاری کیا گیا: "قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا"۔ خیال رہے کہ جس پانی کو اللہ والوں سے نسبت ہو جائے، اس کی عزت و عظمت ہے اور جس کو بتوں سے نسبت ہو، وہ منحوس، اگرچہ دونوں پانی اللہ کی مخلوق ہیں، آبِ زم زم کی تعظیم ایمان کا رکن ہے۔[1]

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

معنیٰ و مفہوم: میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ تو وہ ہے کہ جہاں چڑیاں بھی آکر فریاد کرتی ہیں اور ان کی فریاد سنی جاتی ہے۔ ہرنی انصاف مانگتی ہے اور اس کو انصاف ملتا ہے، اونٹ اپنی تکلیف کی شکایت کرتا ہے تو اس کی شکایت دور کر دی جاتی ہے۔ ان تینوں معجزات کا ذکر مشکاۃ، شفا اور حجۃ اللہ علی العالمین میں موجود ہے۔

احادیث: 1 ایک صحابیِ رسول بیان فرماتے ہیں: «كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمُرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ

[1]... مرآۃ المناجیح، ۸/۱۶۷

www.dawateislami.net

الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا» ترجمہ: ہم پیارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ سفر فرما رہے تھے، ہم نے ایک درخت پر چڑیا کے دو بچے بیٹھے دیکھے، ہم نے انہیں اٹھا لیا۔ وہ چڑیا نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے سامنے آکر پَر پھیلا کر زمین پہ گرنے لگی۔ ”ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے یہ دیکھ کر فوراً صحابہ سے پوچھا: کس نے اس چڑیا کو اس کے بچے چھین کر غمگین کیا ہے، بچے واپس وہیں رکھ دو![1]

2 حضرت یعلیٰ ابن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَه إِذ مَرَرْنَا بِبَعِيرٍ يُسْنَى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ فَجَاءَهُ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ الله، وَإِنَّهُ لِأَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِذْ ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ العلفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ» ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے تین چیزیں دیکھیں، جب کہ ہم حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ساتھ چل رہے تھے، کہ ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے، جس پر پانی دیا جارہا تھا، تو جب حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو اونٹ نے دیکھا، تو چیخا اور اپنی گردن رکھ دی، اس پر نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کھڑے ہوگئے، فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: اسے میرے ہاتھ بیچ دے! اس نے کہا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ہم یہ حضور کو ہبہ

[1]... سنن أبي داود، ۳/ ۵۵، حدیث: ۲۶۷۵

www.dawateislami.net

کرتے ہیں، یہ ایسے گھر والوں کا ہے جن کے پاس اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے اس کا یہ حال بیان کیا تو اس نے زیادتیِ کام اور چارہ کی کمی کی شکایت کی، تم اس سے اچھا سلوک کرو۔[۱]

مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے:

(۱) ایک یہ کہ حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جانوروں کی بولی بھی سمجھتے ہیں، حضرت سلیمان صرف چڑیوں چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم شجر و حجر خشک و تر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں۔

(۲) دوسرے یہ کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم حاجت روا مشکل کشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں، جو انسان مسلمان ہو کر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو حاجت رواں مشکل کشا نہ مانے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی کچہری میں جانور بھی فریادی ہوتے ہیں۔ لہٰذا اپنا ہر دکھ درد حضور سے کہو، فریاد کرو۔[۲]

گناہ گاروں کی فکر

آستیں رحمتِ عالم الٹے کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چَہِ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

معنٰی و مفہوم: میرے آقا و مولیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اپنا دامن رحمت چڑھا کر (تیار

---

[۱]... المنتخب من مسند عبد بن حمید، ۱/۳۲۹، حدیث: ۴۰۵

[۲]... مرآۃ المناجیح، ۸/۱۶۷

www.dawateislami.net

ہو کر) پل صراط پر کھڑے ہیں، تاکہ آسانی کے ساتھ اپنے گناہ گار امتیوں کو دوزخ کے گڑھوں سے نکال کر جنت کے باغات میں پہنچا سکیں۔

حدیث: 1 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت ہے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم فرماتے ہیں: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا، فأنا آخذ بحجزكم عن النار، وأنتم تقحَّمون فيها» ترجمہ: میری کہاوت اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی، جب آگ نے ارد گرد کو چمکا دیا تو پتنگے اور یہ جو آگ میں گرا کرتے ہیں (جانور) اس میں گرنے لگے، اور انہیں روکنے لگا اور وہ جانور اس پر غالب آرہے ہیں، جب کہ وہ آگ میں گر رہے ہیں، چناں چہ میں تمہاری کمر پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور تم اس میں گرے جاتے ہو۔[1]

2 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم فرماتے ہیں: «إِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَتَقَاحَمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ» ترجمہ: بے شک میں تمہاری کمریں پکڑ کر تمہیں آگ میں گرنے سے روک رہا ہوں (اور تم ایسے گر رہے ہو) جیسے پتنگے اور برساتی کیڑے (آگ میں) گرتے ہیں۔[2]

مشہور محدث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ

[1]... صحیح بخاری، ۵/۲۳۷۹، حدیث: ۶۱۱۷

[2]... مسند الشہاب القضاعی،

www.dawateislami.net

وسلّم کا اپنی امت کو نرمی گرمی سے سمجھانا بجھانا، گویا ان کی کمر پکڑ کر آگ سے روکنا ہے، یہ روکنا تا قیامت رہے گا، علماء مشائخ کی تبلیغیں، غازیوں کے جنگ، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ہی کی تبلیغ ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اپنی دانائی یا اپنی تجویز کردہ عقلی عبادتوں کے ذریعہ دوزخ سے نہیں بچ سکتا، جب تک کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ہدایت کو قبول نہ کرے، ورنہ غیر مسلم، اور عیسائی راہب ترک دنیا کرکے عمر بھر عبادتیں کرتے ہیں مگر دوزخی ہیں۔[1]

مفتی اہل سنت مفتی قاسم عطاری دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں: سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ہمارے لیے دوزخ سے بچنے کا سب سے بڑا وسیلہ ہیں۔[2]

سردارِ دو جہاں

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مُرتضیٰ! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

معنیٰ و مفہوم: سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی فضیلت میں ایک حدیث کے مفہوم کو اس شعر میں بیان کیا جارہا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا! اے علی! یہ دونوں (حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) سردار ہیں۔ شاید اسی لیے ہی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں جامع مسجد کوفہ کے منبر پہ اعلان فرمایا کہ جو شخص مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دے گا۔ میں اس کو کوڑوں کی سزا دوں گا۔

---

[1]... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۴۷، بتغیرٍ ما

[2]... صراط الجنان، ۲/ ۲۳

www.dawateislami.net

حدیث: حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: «بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكرٍ وَعُمَرَ، فقَال: يَا عَلِي هَذَان سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الجَنَّةِ إِلّا مَا كَانَ مِن الأَنْبِيَاءِ فَلَا تُخْبِرْهُمَا» ترجمہ: ایک مرتبہ میں شاہِ رُسُل صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر تھا، کہ حضرت ابو بکر و عمر حاضرِ بارگاہ ہوئے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں اہل جنت میں سے جوان لوگوں کے سردار ہیں، سوائے انبیائے کرام کے، ہاں! تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔[1]

شب بھر گریہ وزاری

اَشک شب بھر انتظارِ عفوِ اُمّت میں بہیں
میں فِدا چاند اور یُوں اختر شماری واہ واہ

معنیٰ و مفہوم: اے ساری رات اُمت کے گناہوں کی بخشش کے لیے رونے والے ماہتابِ آسمانِ نبوت صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! میں آپ کے قدموں پر قربان ہو جاؤں، کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ہم گناہ گاروں کے لیے کس طرح جاگ جاگ کر اور تارے گن گن کر راتیں گزاری ہیں۔

حدیث: ایک صحابی جن کا نام شخّیر رضی اللہ عنہ ہے، کہتے ہیں: «أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ» ترجمہ: میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے پاس حاضر ہوا، آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ کے پیٹ سے رونے کی وجہ

[1]... مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۸/ ۱۰، حدیث: ۳۴۱۰۹

www.dawateislami.net

سے ہانڈی کے ابلنے جیسی آواز آرہی تھی۔[۱]

شارحِ حدیث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا یہ رونا خوف خدا یا عشق الٰہی میں تھا، یا اپنی امت کی شفاعت میں، جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم تہجد پڑھ رہے تھے اور آیت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ الخ بار بار پڑھتے تھے اور روتے تھے، یہ رونا رب تعالٰی کو بہت پیارا ہے، اب بھی جو نمازی حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے عشق یا خدا کے خوف سے نماز میں روئے تو نماز بڑی مقبول ہوتی ہے خصوصًا نماز تہجد، ہاں دنیوی تکلیف سے نماز میں رونا منع ہے، اور اگر اس میں تین حرف ادا ہوگئے تو نماز فاسد ہے۔[۲]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ عز وجل فِي إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ الْآيَةَ. وَقَالَ عِيسَى عليه السلام: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ، أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى، فَقَالَ اللهُ عز وجل يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عليه السلام، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ» ترجمہ: ”سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے قرآن پاک میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی ”رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ

[۱]... مختصر الشمائل، ص: ۱۷۰، حدیث: ۲۷۶

[۲]... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۲۵

www.dawateislami.net

النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ.'' اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، جو شخص میری پیروی کرے گا وہ میرے راستہ پر ہے۔ ''اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔

پھر نبی رحمت صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے دستِ دعا بلند کر دیئے اور روتے ہوئے عرض کرنے لگے: اے اللہ! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرئیل! محمد کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو (حالاں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب عرض کر دیا (حالاں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرائیل! محمد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔[1]

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہونے والی باتیں:

اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(۱) رسول کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اپنی امت پر کمال درجے کے شفیق و مہربان تھے اور امت کی بھلائی اور بہتری میں کوشاں رہتے تھے اور آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنی امت کے لیے کسی شرط اور قید کے بغیر بخشش کی دعا مانگی۔

---

[1]... صحیح مسلم، ۱/ ۱۳۲، حدیث: ۲۰۲- حدیث کا مذکورہ ترجمہ مفتی قاسم عطاری صاحب کا ہے۔

www.dawateislami.net

(۲) اس امت مرحوم کے لیے عظیم بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی بخشش کے معاملے میں اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو راضی فرمائے گا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے حبیب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا مقام بہت بلند ہے کہ سب کچھ جاننے والا ہونے کے باوجود حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں بھیجا اور اس سے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی عظمت اور شرف کو ظاہر فرمایا۔

(۴) نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبولیت کے اتنے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عظمتوں کو ظاہر فرماتا اور آپ کو راضی فرماتا ہے۔[۱]

جنت کی کیاری

اِس طرف رَوضہ کا نور اُس سَمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

معنیٰ و مفہوم: سبحان اللہ! اے عاشقانِ مصطفیٰ (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) ذرا مدینے شریف جا کر تو دیکھو! ایک طرف روضۂ انور کا نور ہے، دوسری طرف میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے منبر کی بہاریں ہیں، اور واہ واہ درمیان والا حصہ مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٍ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ میرے گھر (روضے) اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ جنت کی پیاری پیاری زمین کا پیار کڑا ہے۔ ایسا حسین منظر بھلا تمہیں کہاں نظر آئے گا۔ وہاں جاؤ اور اپنے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں، روضۂ رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اور منبر کے درمیان جنت کی کیاری میں با ادب سر کو جھکا کر اپنے آقا اور

---

[۱]... صراط الجنان، ۳/۶۰

www.dawateislami.net

شبِ اسراء کے دولہا صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو درود و سلام کے گجرے جھوم جھوم کر پیش کرو۔

جنت کی کیاری

جنت میں آکے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکرِ خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: اللہ و رسول عزوجلّ و صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے کرم پر بھروسہ کر کے ایک مدلل تمنا ہے۔ یعنی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ یہ مقام جنت کی کیاری ہے اور اللہ، رسول نے محض اپنے کرم سے محتاجوں کو یہاں جگہ دی۔ یہاں نمازیں پڑھنی نصیب کیں، تو بحمد اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوئے اور جنت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا۔ تو امید ہے کہ اب ہم نار (جہنم) کا منہ نہ دیکھیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سَرد اس کی آب و تاب سے آتش سقر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: اے میرے سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! آپ کے روضۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان ریاض الجنہ کا حصہ جس کو آپ نے خود ہی جنت کی کیاری قرار دیا ہے، آپ کے گھر کا ایسا باغیچہ ہے کہ جس کی شان و شوکت کے سامنے دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ کیوں کہ کوئی جتنا بھی گناہ گار ہو، وہاں جا کر بیٹھ جائے تو یقیناً جنت میں بیٹھا ہوا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، شافعِ امم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِيْ عَلٰى

www.dawateislami.net

حَوْضِيْ» ترجمہ: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کی کیاری میں سے ایک کیاری ہے۔[۱]

مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی یہ جگہ پہلے جنت کا باغ تھی، وہاں سے لائی گئی، اللہ نے خلیل کو جنت کا سنگ اسود عطا فرمایا، اور اپنے حبیب کے لیے جنت کا باغ بھیجا، یا یہ جگہ بعینہ کل جنت کا باغ ہو گی، یا جو یہاں آ گیا تو گویا جنت کے باغ میں داخل ہو گیا، کہ آئندہ اس کی برکت سے جنت میں ضرور جائے گا، یا یہ جگہ جنت کے باغ کے مقابل ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ذکر اللہ کے حلقوں کو اور مؤمن کی قبر کو جنت کا باغ فرمایا ہے وہاں بھی بہت توجیہیں ہیں۔[۲]

قاسمِ نعمت

اصلِ ہر بُود و بَہبُود تخمِ وُجُود
قاسمِ کَنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: سارے جہان کی بھلائیاں، بلکہ کائنات کی اصل اور بنیاد محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذاتِ بابرکات ہے، اور آپ اللہ کی تمام نعمتوں کو تقسیم فرمانے والے ہیں، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذات والا صفات پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

معنیٰ و مفہوم: مجھے عرش کے رب کی قسم ہے! جس کو جو نعمت بھی ملتی ہے درِ رسول

[۱]... صحیح بخاری، ۱/۴۰۰، حدیث: ۱۱۳۸
[۲]... مرآۃ المناجیح، ۱/۶۵۴

www.dawateislami.net

صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے ہی ملتی ہے، دونوں جہان میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے قدموں کے صدقے ہی نعمتیں بانٹی جارہی ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: دیتا اللہ ہی ہے اور تقسیم میں ہی کرتا ہوں۔

تم ہو جَواد و کریم تم ہو رَؤف و رَحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود
خَلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

معنیٰ و مفہوم: اللہ کی مخلوق میں سے سب سے بڑے سخی، داتا، غریب نواز اور بندہ پرور آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذات بابرکات ہے، آپ بالمومنین رؤف رحیم ہیں۔ اللہ نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو اپنے بابرکت نام عطا فرمائے ہیں۔ اے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! اپنے خزانوں سے ہمیں بھی بھیک عطا ہو، خدا آپ کا بھلا کرے اور آپ پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

ساری مخلوق پر اللہ تعالیٰ نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو حکومت عطا فرمائی۔ آپ ہی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ جس کو جو بھی ملا ہے، ملتا ہے، یا ملے گا، آپ ہی سے ملا ہے، ملتا ہے، ملے گا۔

رب ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسم
رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ
دیتا وہ ہے دِلاتے یہ ہیں

www.dawateislami.net

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالک کُل کہلاتے یہ ہیں

معنیٰ و مفہوم: رب عطا فرمانے والا ہے اور اس کے محبوب تقسیم فرمانے والے ہیں۔ رزق، روزی اللہ ہی کی ہے، مگر دیتا اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ذریعے ہے۔ بخشش یعنی عطا خدا کی ہے، مگر صدقہ مصطفی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا ہے۔ اللہ پاک اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ذریعہ لوگوں کو عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالی نے سارے جہان کے خزانوں کی چابیاں اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ہاتھوں میں دے دی ہے، اس لیے آپ ہر شیٔ کے مالک و مختار ہیں۔ اور آپ ہی اس کے مالک کہلاتے ہیں۔

حدیث: صحابیِ نبی، کاتبِ وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قاسم نعمت صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللهُ يُعْطِي» ترجمہ: بے شک میں قاسم اور خازن ہوں، یعنی میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ پاک عطا فرماتا ہے۔[1]

عاشقِ خیر الانام مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد وغیرہ دیتا اللہ ہے، بانٹتے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ہیں، جسے جو ملا، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ہاتھوں ملا، کیوں کہ یہاں نہ اللہ کے دینے میں کوئی قید ہے، نہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی تقسیم میں۔

لہذا یہ خیال غلط ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم صرف علم بانٹتے ہیں ورنہ پھر لازم آئے گا کہ خدا بھی صرف علم ہی دیتا ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی دَین یکساں ہے، مگر لینے والوں کے لینے میں فرق ہے۔ بجلی کا پاور یکساں آتا ہے مگر مختلف طاقتوں

[1]... صحیح بخاری، ۳/۱۱۳۳، حدیث: ۲۹۴۵

www.dawateislami.net

کے بلب بقدر طاقت پاور کھینچتے ہیں۔ پھر جیسا بلب کا شیشہ ویسا اس کا رنگ، حنفی شافعی ایسے ہی قادری چشتی ہیں، مختلف رنگ کے، مگر سب میں پاور ایک ہی ہے، ایک ہی سمندر سے تمام دریا بنے، مگر راستوں کے لحاظ سے ان کے نام الگ الگ ہو گئے، ایسے ہی قادری چشتی وغیرہ ان سینوں کے نام ہیں، جن سے یہ فیض آرہا ہے۔[۱]

مجدد دین و ملت شاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام جہاں حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے صدقہ میں حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا دیا کھاتا ہے۔[۲]

دوسری جگہ فرماتے ہیں: دین و دنیا و جسم و جان میں جو نعمت کسی کو ملی اور ملتی ہے اور ابد الآباد تک ملے گی، سب حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلے اور حضور کے مبارک ہاتھوں سے ملی اور ملتی ہے اور ابد الاباد تک ملے گی، بایں ہمہ جو نعمت ہے اللہ عزوجل کے محض فضل و کرم سے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا وسیلہ وواسطہ و قاسم ہر نعمت ہونا یہ بھی تو محض فضلِ وکرمِ الٰہی جل وعلا ہے۔[۳]

تیسری جگہ آپ لکھتے ہیں: جعل سبحنه و تعالی خزائن رحمته ونعمه وموائد جوده وكرمه طوع يديه ،و مفوضة اليه صلى الله تعالى عليه وسلم ينفق كيف يشاء وهو خزانة السر و موضع نفوذ الامر فلا تنال بركة الامنه ولا ينقل خير الاعنه كما قال صلى الله تعالى عيه وسلم انما انا قاسم والله المعطى، فهو الذى يقسم الخيرات والبركات وسائر النعماء والآلاء فى لارض والسماء والملك والملكوت والاول والاخروالباطن والظاهر ايقنت بها جما هير الفضلاء العظام ومشاهير الاولياء الكرام كما حققته فى

[۱]... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۹۸

[۲]... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۲۹۱

[۳]... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۹۵-ملتقطاً

www.dawateislami.net

رسالتی الملقبة بسلطنة المصطفی صلی اللہ تعالی علیه وسلم ، وفیها من المباحث الفائقة والمدارك الشائقة ما تقربه الاعین وتلذبه الاذان وتنشرح به الصدور والحمد اللہ رب العلمین فاذن ماکان لابی بکر او رغیره من مال وبلوغ امال الابعطاء النبی صلی اللہ علیه وسلم ، فلم تنحصر النعم النبویة علی صاحبها الصلوة والتحیة فی النعم الدینیة التی لاتجزی فکما ان علیا لم یصلح ومورد اللایة فکذالك ابوبکر سواء بسواء .

اللہ تعالی نے اپنی رحمت اور کل نعمت کے خزانے اور اپنے فیض و کرم کے خوان ان کے ہاتھوں کے مطیع کر دیے ، اور یہ سب انہیں سونپ دیا، جیسے چاہیں خرچ کریں، اور وہ رازِ الٰہی کا خزانہ اور اس کے حکم کی جائے نفاذ ہیں، تو برکت انہیں سے ملتی ہے اور خیر انہیں سے حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: **میں تو بانٹتا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔** تو وہی خیرات وبرکات اور ساری نعمتیں آسمان و زمین وملک وملکوت اول آخر باطن وظاہر میں بانٹتے ہیں، اس پر فضلاء عظام اور مشہور اولیاے کرام کے جمہور کا یقین ہے، جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ "سلطنۃ المصطفٰی" میں تحقیق کی، اس میں کچھ ایسے مباحث فاضلہ اور پسندیدہ دلائل ہیں کہ ان سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور کان لطف اندوز ہوتے ہیں اور سینے کھلتے ہیں ، تو جب یہ بات ہے (کہ ساری برکت ونعمت مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کے سبب ہے) تو ابو بکر کو جو کچھ مال ومنال حاصل ہوا، وہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عطا سے ہی حاصل ہوا، لہذا نبوی احسانات علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ ان دینی احسانات میں منحصر نہیں، جن کا بدلہ نہیں دیا جاتا، تو جس طرح علی (رضی اللہ تعالی عنہ) آیت کے مصداق نہ ٹھہرے، اسی طرح ابو بکر بھی یکساں طور پر آیت کے مصداق نہیں۔[1]

---

[1]... فتاوٰی رضویہ، ۲۸/ ۲۹۱

www.dawateislami.net

چوتھی جگہ فرماتے ہیں: کوئی دولت، کوئی نعمت، کوئی عزت جو حقیقۃً دولت وعزت ہو، ایسی نہیں کہ اللہ عزوجل نے کسی اور کو دی ہو، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطانہ کی ہو، جو کچھ جسے عطاہوا، یاعطاہو گا دنیا میں یا آخرت میں، وہ سب حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے صدقہ میں ہے، حضور کے طفیل میں ہے، حضور کے ہاتھ سے عطاہوا۔[1]

صحابہ واہل بیت کرام

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

معنٰی و مفہوم: ان شاء اللہ تبارک و تعالٰی! ہم اہل سنت و جماعت جو صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار دونوں کو ماننے والے، ان کا احترام کرنے والے، ان کی محبت کو اپنے ایمان کی جان سمجھنے والے ہیں، ہماری نجاتِ اُخروی اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا کے بھنور سے کنارے پر لگالو، کیوں کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: **میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کی پیروی کروگے، ہدایت (وجنت) پاجاؤگے۔** اور اہل بیت کے بارے فرمایا: **میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو نوح علیہ السلام کی کشتی میں بیٹھ گیا، طوفان سے نجات پاگیا، اسی طرح جس نے اہل بیت کا دامن پکڑ لیا، نجات پاگیا۔** کشتی کو ستاروں کی مدد سے اس دور میں چلایا جاتا تھا، اس لیے آپ نے یہ مثال ارشاد فرمائی، تاکہ ہر بندہ سمجھ جائے۔ الحمد للہ! کشتی بھی ہمارے پاس اور ستارے بھی ہمارے پاس، تو نجات پکی ہونے میں کیا کسر باقی رہ گئی۔

احادیث: 1 شاہ خیر الانام صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «سَأَلْتُ رَبِّي

[1]... فتاوٰی رضویہ، ۲۹/ ۹۴

www.dawateislami.net

عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلٍّ نُورٌ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى» ترجمہ: میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے بعد اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا، اللہ پاک نے میری طرف وحی فرمائی: اے محمد! آپ کے صحابہ میرے نزدیک اسی طرح ہیں، جیسے کہ آسمان میں ستارے، کہ بعض بعض سے (روشنی دینے میں) قوی تر ہیں، ہر صحابی کا ایک نور ہے، جو کسی کو بھی لے گا، وہ جس بھی اختلاف کی حالت میں ہوں، وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہی ہو گا۔[1]

2 خلیفۂ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، شاہ خیر الانام صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ» ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کی پیروی کروگے، ہدایت پاجاؤ گے۔[2]

عاشقِ صحابہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: سبحان اللہ! کیسی نفیس تشبیہ ہے، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے اپنے صحابہ کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دوسری حدیث میں اپنے اہلِ بیت کو کشتیِ نوح فرمایا، سمندر کا مسافر کشتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی، کہ جہاز ستاروں کی رہنمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں، اسی طرح امتِ مسلمہ اپنی ایمانی زندگی میں اہلِ بیت اطہار کے بھی محتاج ہیں، اور صحابۂ کبار کی بھی

[1]... جامع الأصول، ۸/ ۵۵۶، حدیث: ۶۳۶۹

[2]... جامع بیان العلم، ۲/ ۸۹۸، حدیث: ۱۶۸۴

www.dawateislami.net

حاجت مند۔ امت کے لیے صحابہ کی اقتداء میں ہی اہتداء یعنی ہدایت ہے۔[۱]

3 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، شہنشاہِ خیر الانام صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ» ترجمہ: میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو اس کشتی میں بیٹھ گیا وہ نجات پا گیا، اور جو پیچھے رہا وہ ڈوب گیا۔[۲]

محبِّ اہل بیت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی جیسے طوفان نوح کے وقت ذریعۂ نجات صرف کشتی نوح علیہ السلام تھی، ایسے ہی تا قیامت ذریعۂ نجات صرف محبت اہل بیت اور ان کی اطاعت ان کی اتباع ہے، بغیر اطاعت و اتباع دعویٰ محبت بے کار ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میرے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے، گویا دنیا سمندر ہے اس سفر میں جہاز کی سواری اور تاروں کی رہبری دونوں کی ضرورت ہے۔ **الحمد للہ!** اہل سنت کا بیڑا پار ہے کہ یہ اہلِ بیت اور صحابہ دونوں کے قدم سے وابستہ ہیں۔ خوارج کے پاس کشتی نہیں، روافض کی نظر ان تاروں پر نہیں، یہ دونوں اس سمندر سے پار نہیں لگ سکتے۔[۳]

بارش والا معجزہ

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیے
صَدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

---

[۱]... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۲۶۲

[۲]... مسند البزار، ۱۱/ ۳۲۹، حدیث: ۵۱۴۲

[۳]... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۲۴

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: اے میرے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! جن گورے گورے نورانی اور بابرکت ہاتھوں کو آسمان کی طرف بارش کے لیے دعا کرتے ہوئے پھیلا کر آپ نے مدینہ طیبہ میں پانی ہی پانی کر دیا، یہاں تک کہ پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی اور پھر آپ کی خدمت میں دوبارہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! پہلے ہوتی نہیں تھی، اب رکتی نہیں ہے۔ شاید کہتی ہو گی کہ جس نے ہونے کو کہا تھا، وہی کہے گا، تو رُکوں گی۔ پھر نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے عرض کیا: اے اللہ! مدینے کے اوپر بارش رک جائے اور اِرد گرد ہوتی رہے، تو جہاں جہاں تک آپ نے اپنی مبارک انگلی سے دائرہ بنایا، اتنا آسمان صاف ہو گیا، اور اطراف میں بارش ہوتی رہی۔ اے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! ان نورانی ہاتھوں کا صدقہ ہمیں بھی عطا ہو، یعنی ہماری بخشش کے لیے بھی ایک بار اُٹھا دیجیے۔

حدیث: امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں جس واقعے کی طرف اشارہ فرمایا ہے، اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے: «أَنَّ رَجُلا نَادَى رَسُولَ الله ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وهُو يَخْطُبُ الناس بالمدينة، يارسول الله قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ لَنَا رَبَّكَ، فَنَظَرَ نَبِيُّ الله ﷺ وَمَا مِنْ أَثَرِ كَبِيرِ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ، حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ، فَلَمْ يَزَالُوا كَذَلِكَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا أَقْلَعَ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ، أَوْ غَيْرُهُ، وَنَبِيُّ الله ﷺ يَخْطُبُ، فقال: يا رسول الله غَرِقْنَا، فَادْعُ الله أَنْ يَحْبِسَهَا عَنَّا، فَضَحِكَ نَبِيُّ الله ﷺ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، ولاَ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، ولاَ عَلَيْنَا، فَضَحِكَ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلاثًا قَالَ: فَجَعَلَ السَّحَابَ يَتَصَدَّعُ عَنِ

www.dawateislami.net

الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالا، يُمْطِرُ مَا حَوْلَهَا، ولاَ يُمْطِرُ فِيهَا شَيْءٌ، لِيُرِيَهُمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وإجابة دعوته». ترجمہ: حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو ندا دی: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! بارش ہونا بند ہوگئی، ایک روایت میں ہے کہ اموال ہلاک ہوگئے، ہم مشقت میں پڑگئے، آپ اپنے رب عزوجل سے بارش طلب فرمائیں، اللہ کے نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے دیکھا، آسمان میں کوئی بھی بادل نہ تھا، آپ نے اپنے رب عزوجل سے بارش کی دعا فرمائی، تو ایک پر ایک بادل آنے لگے، حتی کہ مدینے کی گلیاں بہنے لگیں، بارش ختم نہ ہوئی، مسلسل اگلے جمعہ تک یہ سلسلہ جاری رہا، (پھر اگلے جمعہ کو) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ وہی شخص یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! ہم غرق ہورہے ہیں، اللہ پاک سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش روک دے، سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم مسکرانے لگے اور دعا فرمائی: "اللَّهُمَّ حَوالَيْنا، ولاَ عَلَيْنا" اے اللہ مدینے کے اِرد گرد بارش نازل فرما، اور مدینے میں بارش نہ برسا۔ دو یا تین مرتبہ یہی دعا کی۔ پھر بادل دائیں بائیں ہوگئے، اور مدینے کے اطراف میں برسے، مگر مدینے میں نہ برسے۔[1]

اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی صرف زمین پر ہی نہیں، بلکہ آسمانوں پر بھی حکومت تھی، سخت دھوپ میں بھی اگر حکم فرماتے، تو بارش ہونے لگتی، اور جب حکم فرماتے، تو بارش تھم جاتی۔

محدثِ حنفیہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تو فرماتے ہیں کہ: "فَما يُشِيرُ إلى ناحِيَةٍ مِنَ السَّحابِ إلّا انْفَرَجَتْ وَصارَتِ المَدِينَةُ مِثْلَ الجَوْبَةِ" سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم

[1]... مسند البزار البحر الزخار، ۱۳/ ۳۷۶

www.dawateislami.net

جس طرف انگلی اٹھاتے، بادل اُدھر پھر جاتا، گویا کہ مدینہ منورہ ڈھال کی طرح ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب لب کشائی کی:

مخلوق کی بگڑی بنتی ہے، خالق کو بھی پیار آجاتا ہے
جب بہرِ دعا محبوبِ خدا ہاتھوں کو اٹھایا کرتے ہیں
گردابِ بلا میں پھنس کے کوئی طیبہ کی طرف جب تکتا ہے
سلطانِ مدینہ خود آکر، کشتی کو ترایا کرتے ہیں

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اپنے فقر و فاقہ کی شکایت حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے کرنا، انہیں اپنے دکھ دَرد سنانا سنت صحابہ ہے، ہم بھی عرض کرسکتے ہیں کہ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم گناہوں نے ہماری پیٹھ توڑ دی پناہ دو۔

(دعا کے متعلق فرماتے ہیں:) اللہ اکبر! یہ دعا تھی کہ تیر تھا، جو قبولیت کے نشانہ پر لگا، خطبہ ختم ہونے سے پہلے بادل جمع بھی ہوگیا اور برس بھی پڑا۔ مسجد کی چھت ٹپکنے بھی لگی۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے رخسار پر قربان ہو کر گرنے بھی لگی۔ اللھم صل وسلم وبارك علیه، یارسول اللہ! ہمارے خشک دلوں پر بھی کرم کی بارش برسا دو۔ صحابۂ کرام سمجھتے تھے کہ جن کی دعا بارش لائی ہے، انہی کی دعا ہٹائے گی، اس لیے بارش تھمنے کی دعا خود نہ کی، بلکہ حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے دعا کرائی۔ معلوم ہوا کہ کوئی شخص کسی درجہ پر پہنچ کر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔[1]

مَنْ رَاٰنِی قَدْ رَأَی الْحَق جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجیے

[1]... مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۹

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: جو ذات اپنے بارے میں فرمائے کہ جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق دیکھا، بھلا اس کی حقیقت پھر کون بیان کر سکتا ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے خود ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يتكوَّنني»

ترجمہ: جس نے میری زیارت کی، تحقیق اس نے حق دیکھا، کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔[1]

شارحِ حدیث علامہ عبد الرؤف مناوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس حدیث میں حق سے مراد بطور مبالغہ اللہ رب العزت کی ذات ہو، اس بات پر تنبیہ کے لیے کہ جس نے محبت اور اتباع کی جہت سے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی خواب میں زیارت کی تو گویا اس نے اللہ رب العزت کی زیارت کی، کیوں کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا فرمان ہے: جس نے مجھ سے محبت کی، اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ شیطان کو طاقت نہیں کہ وہ نبی کی صورت کو اختیار کر سکے۔[2]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: جو شخص خواب میں ایک شکل دیکھے اور سمجھے کہ یہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ہیں تو وہ حضور اقدس ہی ہیں، شیطان آپ کی شکل بن کر نہیں آیا خواہ وہ شخص حضور کو بچپن شریف کی عمر میں دیکھے یا

---

[1]... صحیح بخاری، ۶/ ۲۵۶۸، حدیث: ۶۵۹۶

[2]... فیض القدیر، ۶/ ۱۳۲

www.dawateislami.net

جوانی کی عمر میں یا بڑھاپے شریف کی عمر میں۔

خیال رہے کہ خواب میں حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا نورانی چہرہ چمک دار دیکھنا، اپنے درستی عقائد کی علامت ہے، اور چہرہ انور میں سیاہی دیکھنا، اپنے دل کی سیاہی بدعقیدگی ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا لباس صاف سفید اپنے نیک اعمال ہونے کی علامت ہے، لباس مبارک کثیف دیکھنا، اپنے اعمال خراب ہونے کی علامت ہے، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم آئینہ حق نما ہے، آئینہ میں اپنا چہرہ نظر آتا ہے۔

اگر خواب میں حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کوئی ناجائز حکم دیں تو وہ ہمارے اپنے سننے میں فرق ہے، کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم فرماتے ہیں: اشرب خمراً تم شراب پیو! اس کی تعبیر دی گئی کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا ہے: لا تشرب! تو نے غلطی سے سن لیا، اشرب یا خمر سے مراد شرابِ طہور شرابِ محبت ہے۔

علماے کرام فرماتے ہیں کہ شیطان خواب میں خدا بن کر آسکتا ہے، مگر مصطفی بن کر نہیں آسکتا، کیوں کہ حضور ہادی مطلق ہیں اور شیطان مضل مطلق، گمراہ گر ہادی کی شکل میں کیسے آئے ضدین جمع نہیں ہوسکتیں، اللہ تعالیٰ ہادی بھی ہے مضل بھی، دیکھو مدعی الوہیت کے ہاتھ پر عجائبات ظاہر ہوسکتے ہیں، جیسے دجال مگر مدعی نبوت کے ہاتھ پر کبھی عجائبات ظاہر نہیں ہوسکتے۔[1]

حقیقت میں میرے نخل

ظاہِر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صَدا بوالبشر کی ہے

[1]... مرآۃ المناجیح، ۶/۴۴۵

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جب بھی محبت میں آکر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو یاد کرتے تو یوں کہتے: اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ! اس کا خلاصہ اس شعر میں بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام جو کہ ابو البشر (نسل انسانیت کے باپ ہیں) جب اس پھول (ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) کو یاد کرتے، تو یوں صدا لگاتے اے محمد کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! جو ظاہری طور پر تو میرے پھول ہو، لیکن حقیقت میں میری اصل اور جڑ ہو۔

حدیث: ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام جب نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو یاد کرتے تو یوں فرماتے: «یَا اِبْنِی صُوْرَۃ وَاَبَایَ مَعْنی» ترجمہ: اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ [1]

فرشتوں کی بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضری

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے
اے وائے بے کسیِ تمنّا کہ اب اُمید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

---

[1]...

www.dawateislami.net

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمت عام تر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مر جائیں تو حیاتِ اَبد عیش گھر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: صبح و شام مسلسل ستر ستر ہزار فرشتے روضۂ انور پہ حاضر ہو کر آپ کے رخ والضحیٰ اور زلفِ واللیل کی مدح سرائی کا چوبیس گھنٹے فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔

جو فرشتہ ایک مرتبہ حاضر ہو چکا، دوبارہ قیامت تک اس کو حاضر ہونا نصیب نہ ہو گا، کیوں کہ اللہ کی بارگاہ سے بس اتنی ہی اجازت ہے۔

چاہے بوقت تبدیلی فراق محبوب صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے تصور میں کتنا ہی تڑپتے رہیں، اور پھر فرشتے تو گناہوں سے معصوم ہیں، بھلا بغیر حکمِ الٰہی مجال ہے کہ یہ پرندے پر بھی ہلا سکیں، اور فرشتے خلاف ورزی کر سکیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ . (پ۲۸، التحریم:۶)

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ (فرشتے) اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

ہائے کس قدر بے بسی ہے کہ تمام امیدوں پر پانی پھر گیا، کہ شام کو حاضر ہونے والے دن بھر حاضری کی امید رکھے ہوئے، اور دن کو حاضر ہونے والے رات کی بھی تمنا کیے بیٹھے تھے، جو حاضری دے چکے، ان کی تمام امیدیں ختم ہو گئیں۔

جو شام کو حاضر ہونے والے تھے ان کو دن بھر شام کی امید لگی تھی کہ شام ہو اور ہم

www.dawateislami.net

حاضر ہوں اور جو صبح کو حاضر ہونے والے تھے انہیں شب بھر صبح کی آس بندھی ہوئی تھی کہ صبح ہو اور ہم حاضر ہوں جو ایک بار حاضر ہو چکے ہیں، انہیں نہ دن کو ویسی شام کی اُمید ہے۔نہ شب کو ویسی صبح کی، کہ دوبارا آنا ہو گا۔

اگر فرشتوں کی یہ ڈیوٹیاں تبدیل نہ ہوں، تو کروڑوں فرشتے حاضری سے محروم رہ جائیں،(کیوں کہ فرشتے اتنے زیادہ ہیں کہ جن کی تعداد رب ہی جانتا ہے)اور رحمتہ للعالمین صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی رحمت اتنی عام ہے کہ کسی کو محروم رکھا ہی نہیں جاتا۔

ان گناہوں سے معصوم فرشتوں کو تو ساری عمر(حالاں کہ ان کی عمر بھی بہت لمبی ہوتی ہے) میں صرف ایک بار مدینہ شریف روضۂ انور پہ حاضر ہونے کی اجازت ہے، اور ایک ہم گناہ گار ہیں کہ(عمر مختصر ہونے کے باوجود)ساری زندگی بھی پڑے رہیں، تو کوئی پرواہ نہیں، نہ ہی کوئی روکنے والا ہے، بلکہ اجازت عام ہے۔

اگر وہاں(مدینے میں)زندہ رہیں تو روزانہ بار بار زیارت نصیب، اور اگر وہیں پہ موت آجائے، تو حدیث شریف کے مطابق شفاعت نصیب ہو گی، جس کے نتیجے میں جنت کے گھر دائمی عیش و آرام نصیب ہو گا۔

حدیث: مشہور تابعی بزرگ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:«ما من فجر إلا نزل سبعون ألفا من الملائكة حتى يحفوا بالقبر يضربون بأجنحتهم ويصلون على النبي ﷺ حتى إذا أمسوا عرجوا وهبط سبعون ألفا حتى يحفوا بالقبر يضربون بأجنحتهم فيصلون على النبي ﷺ سبعون ألفا بالليل وسبعون ألفا بالنهار حتى إذا أنشقت عنه الأرض خرج في سبعين ألفا من الملائكة يزفونه»ترجمہ: ہر صُبح ستر ہزار فِرِشتوں کا نُزول ہوتا ہے، یہاں تک

www.dawateislami.net

کہ وہ قبرِ انور کو گھیر لیتے ہیں۔ اپنے پروں کو روضۂ رسول سے مَس کر کے نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں، شام ہوتے ہی یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں، اور مزید ستّر ہزار فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں، جو قبرِ انور کو گھیر لیتے ہیں، وہ بھی اپنے پروں کو اُس سے مَس کر کے نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں (یوں ہی) ستّر ہزار فِرِشتے رات اور ستّر ہزار فِرِشتے دن کو ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی قبرِ انور کھلے گی تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ستّر ہزار فِرِشتوں کے جُھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے جو اپنے پر پھیلائے دوڑتے ہوں گے۔[1]

قبرِ انور کی زیارت

مَنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

اُن پر درود جن سے نوید اِن بُشَر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا اپنا ارشاد گرامی ہے: جس نے میری قبر انور کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت لازم ہوگئی۔ قربان اس ذات پر! جو عالم بشریت کو بشارتوں پہ بشارتیں سنائے جارہے ہیں۔

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، خاتم المرسلین صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ زَارَ قَبْرِي، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي» جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہے۔[2]

علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ قبر

---

[1]... القول البدیع، ص: ۶۰

[2]... سنن دار قطنی، ۳/ ۳۳۴، حدیث: ۲۲۹۵

www.dawateislami.net

انور کی زیارت کرنے والوں کو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی خاص شفاعت حاصل ہو گی، جو اس کے علاوہ عمومی افراد کو نہیں ملے گی۔ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ جو نبی مکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی قبر انور کی زیارت کرے گا، وہ مسلمان ہو کر ہی مرے گا۔[۱]

مدینہ منورہ میں موت

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

معنٰی و مفہوم: اے زائرین مدینہ! یہیں مدینہ میں بیٹھے رہو، اور اسی چوکھٹ پر بیٹھے بیٹھے مر جاؤ اور مطمئن ہو کر، آنکھیں بند کر کے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے فرمان کے مطابق سیدھے جنت میں چلے جاؤ! کیوں کہ یہی وہ سیدھی سڑک ہے جو حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی شفاعت کے شہر میں جاتی ہے۔

حدیث: مشہور صحابیِ نبی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا» ترجمہ: جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے، تو وہ مدینہ ہی میں مرے، کیوں کہ جو مدینے میں مرے گا، میں اس کی شفاعت کروں گا۔[۲]

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَالْمَعْنَى: شَفَاعَةٌ مَخْصُوصَةٌ بِأَهْلِهَا لَمْ تُوجَدْ لِمَنْ لَمْ يَمُتْ بِهَا. حدیث کا معنٰی یہ ہے کہ مدینے میں مرنے والوں کو خاص شفاعت

---

[۱]... فیض القدیر، ۶/ ۱۴۰

[۲]... سنن ترمذی، ۵/ ۷۱۹، حدیث: ۳۹۱۷

www.dawateislami.net

حاصل ہو گی، جو دوسروں کو نہیں ملے گی۔[۱]

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے، نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینہ پاک میں مرنے کی ہو، وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے، کہ خدا نصیب کرے تو وہاں ہی قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں، اور بلا ضرورت مدینہ پاک سے باہر نہ جائے، کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے کہ مولیٰ! مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے، آپ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سبحان اللہ! فجر کی نماز، مسجد نبوی، محراب النبی، مصلائے نبی اور وہاں شہادت۔

میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینہ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے، اسی خطرہ سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت امام مالک کا بھی یہ ہی دستور رہا، یہاں شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گناہ گاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت، اور نیک کاروں کے بہت درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنی ساری ہی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔

خیال رہے کہ مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر، بعض صحابہ بعد موت مدینہ میں لاکر دفن کیے گئے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص مدینہ پاک میں مرے دفن ہونے کی کوشش کرے وہ ان شاء اللہ ایمان پر مرے گا، کیوں کہ اس کے لیے شفاعت خاص کا وعدہ ہے اور شفاعت صرف مؤمن کی

---

[۱]... مرقاۃ المفاتیح، ۵/ ۱۸۸۵

www.dawateislami.net

ہو سکتی ہے۔[1]

ان سے بے نیازی نہیں

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

معنیٰ و مفہوم: اس شعر میں بعض بد باطن لوگوں کے اس عقیدے کی تردید فرمائی جارہی ہے کہ نبی تو صرف چٹھی رساں ہوتا ہے، چٹھی دے گر چلا گیا، اب ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، وہ سیدھا دوزخ میں جائے گا۔ جو میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے بے نیاز اور لا پرواہ ہو گیا، اور یہ کہا کہ ہمیں اب ان کی ضرورت نہیں رہی۔ ارے ظالم! جب ابراہیم خلیل علیہ السلام کو بھی میرے آقا کی ضرورت ہے اور اللہ سے دعا کر رہے ہیں: رَبَّنَا وَابعَث فِیھِم رَسُولا. اے اللہ کعبہ تو میں نے تعمیر کر دیا ہے، اب اس کو بسانے اور آباد کرنے کے لیے اپنا پیارا رسول بھیج دے۔ تو پھر تُو کون ہوتا ہے، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے مستغنی ہونے والا۔

نظرِ پاک کی تمنا

مَا و شُما تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تمنّا نظر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: ہماری اور آپ کی کیا حیثیت؟ روزِ قیامت حضرت خلیل جناب ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بھی تمنا کریں گے، کہ بس اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ایک نظر دیکھ لیں!

---

[1]... مرآۃ المناجیح، ۴/۲۵۹

www.dawateislami.net

حدیث:

انبیاے کرام کو تین دعائیں عطا کی جاتی ہیں جو قبول ہی قبول ہیں، اس کے متعلق حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم فرماتے ہیں: وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ ﷺ ترجمہ: تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے باقی رکھا ہے، جس دن تمام مخلوق میری طرف راغب ہو گی، حتی کہ حضرت ابراہیم بھی۔[۱]

ایک حدیث میں یوں ہے: احْتَاج الْخلق كلهم إِلَيْهَا حَتَّى إِبْرَاهِيم خَلِيل الله ﷺ، قَالَ ﷺ: لما أَتَانِي جبرئيل بِهَذِهِ الدعْوَة قلت إِنِّي ادخرتها لأمتي فَيحْتَاج الْخلق كلهم إِلَيّ فِي هَذِه حَتَّى إِبْرَاهِيم خَلِيل الله. ترجمہ: قیامت کے دن تمام مخلوق حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی طرف جائے پناہ تلاش کرے گی، حتی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام بھی، جب حضرت جبرئیل میرے پاس یہ دعا لے کر آئے، تو میں نے کہا: میں نے اپنی امت کے لیے اسے جمع کر کے رکھا ہے، جب تمام مخلوق میرے پاس حاضر ہو گی، حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔[۲]

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی تیسری دعا قیامت کے لیے اٹھا رکھی ہے، اس دعا کا فائدہ کفار، مسلمان گناہ گار، نیک کار، انبیاے کرام، اولیاے عظام سب ہی اٹھائیں گے، کہ اس دعا سے حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم شفاعتِ کبریٰ کا دروازہ کھولیں گے، اس کی برکت سے کفار کو میدانِ محشر سے نجات ہم گناہ گاروں کو دوزخ سے نجات، نیک کاروں کو رفعِ درجات میسر ہوں گے اور سب کے لیے

---

[۱]... صحیح مسلم، ۲/ ۲۰۲، حدیث: ۸۲۰

[۲]... نوادر الأصول فی أحادیث الرسول، ۳/ ۱۵۳

www.dawateislami.net

عرض حاجات کا دروازہ کھل جائے گا، اور حضور انور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے نام کی دھوم مچ جائے گی۔[1]

مدینے کی گلیاں

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

معنیٰ و مفہوم: اے میرے اللہ! تو نے اپنے محبوب کی زلفوں کو کس باغ کے پھولوں سے بسایا، بنایا سنوارا ہے، کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جدھر جاتے ہیں، تیری ذات کی قسم ہے، کوچہ و بازار مہک جاتے ہیں، اور ایسے کہ دنیا کے کسی پھول سے تو یہ خوشبو ملتی نہیں ہے، یقیناً تو نے جنت کے پھولوں سے ہی زلفِ محبوب کو سنوار ہو گا۔

راہ مصطفیٰ کی شناخت

عَنبر زَمیں عبیر ہوا مشک تر غبار!
ادنیٰ سی یہ شناخت تِری رہ گزر کی ہے

معنیٰ و مفہوم: مدینہ منورہ کی پاکیزہ اور خوشبو دار زمین کی معمولی سی علامت یہ ہے، کہ زمیں عنبر جیسی ہے، ہوا مشک گلاب اور صندل کے مجموعہ خوشبو کی طرح ہے اور آپ کے گلی کوچوں کا گرد و غبار کستوری سے بڑھ کر خوشبو دار ہے۔ یہ میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے راستے کی ادنی سی شناخت اور پہچان ہے۔

حاشیہ حدائق بخشش میں ہے: یعنی جس راہ سے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم گزر فرمائیں، وہاں کی زمیں عنبر ہو جاتی ہے، ہوا عنبر بن جاتی ہے، غبار مشک تَر ہو جاتا ہے۔ جب صرف

---

[1]... مرآۃ المناجیح، ۳/۴۳۸

www.dawateislami.net

گزرنے سے حال یہ ہو جاتا ہے، تو جس گنبدِ خضریٰ میں حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم صدیوں سے آرام فرماہیں، اس کا رتبہ کیوں نہ عرش سے بڑھ جائے۔

حضور کی گزرگاہ

گزرے جس راہ سے وہ سیّدِ والا ہو کر
رہ گئی ساری زَمیں عَنْبر سارا ہو کر

معنیٰ و مفہوم: آقائے دوجہاں صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جن راہوں سے ایک بار گزر گئے، وہ راستے قیامت تک کے لیے عنبر خالص سے بھی زیادہ خوشبودار ہو گئے۔ کئی روایات میں اس حقیقت کا ذکر ہے کہ صحابہ کرام نے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو تلاش کرنا ہوتا، تو جس گلی سے خوشبو آرہی ہوتی ادھر چل پڑتے، تو سامنے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم تشریف فرما ہوتے۔

احادیث: 1 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَرَّ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَجَدُوا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيبِ، وَقَالُوا: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ» ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جب مدینے کے کسی راستے سے گزر جاتے تو لوگ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی خوشبو کو سونگھتے تھے۔ صحابہ کرام کہتے کہ اس راستے سے نبی مکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم گزرے ہیں۔

2 حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری حدیث میں ہے: «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْرَفُ بِرَائِحَةِ الطِّيبِ» نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اپنی مبارک اور پاکیزہ خوشبو کے ذریعے پہچان لیے جاتے تھے۔

www.dawateislami.net

3 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «ادْنُ مِنِّي» فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَمَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلا عَنْبَرًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ» ترجمہ: میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ساتھ چل رہا تھا کہ فرمایا: مجھ سے قریب ہو جاؤ! جب میں حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے قریب ہوا، میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی وہ مبارک خوشبو سونگھی، جو مشک و عنبر میں بھی نہیں۔[1]

شارحِ مشکاۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ خوشبو حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے جسمِ اطہر سے ہر وقت مہکتی تھی، بہت تیز تھی، اور دور دور پہنچتی تھی، حتی کہ گلی سے گزرتے تو گھروں والے اندرونِ خانہ محسوس کر لیتے تھے، پھر یہ خوشبو بہت دیر تک پھیلی رہتی تھی، کہ جس گلی سے گزر جاتے، بعد میں بہت دیر تک وہ گلی مہکتی رہتی تھی، کہ بعد میں آنے والے پہچان لیتے، کہ یہاں سے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم گزر گئے ہیں۔

بلکہ اب بھی روضۂ اطہر پر خصوصًا مواجہہ شریف جہاں کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے، کبھی کبھی نہایت نفیس خوشبو محسوس ہوتی۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ کبھی کسی کو اپنے گھر میں خصوصًا تہجد کے وقت غیبی خوشبو محسوس ہوتی ہے اس وقت درود شریف پڑھنا چاہیے، یہ خیال کرے کہ یہاں سے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم گزرے ہیں۔ بعض لوگوں کی وفات کے بعد ایسی خوشبو محسوس ہوتی ہے سمجھو حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم تشریف لائے ہوئے ہیں، اس میت کو لینے آئے ہیں۔[2]

---

[1]... کشف الأستار عن زوائد البزار، ۳/ ۱۶۱، حدیث: ۲۴۷۸- مذکورہ تینوں احادیث اسی کتاب سے لی گئی ہیں۔

[2]... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۵

www.dawateislami.net

اول و آخر، ظاہر و باطن

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

معنیٰ و مفہوم: اللہ تعالیٰ ہی اول ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر و باطن ہے اور حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اللہ تعالیٰ کا جلوہ خاص ہیں، تو خدا کا جلوہ خدا کو مانے جو خدا ہی کی طرف سے زمین کی طرف آیا ہوا تھا (قَد جَاءَ کُم مِن اللہِ نور) خدا ہی کی طرف چلا گیا۔ اس شعر میں ضمائر کا مرجع نہ معلوم ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں نے اس پر بھی بڑے اعتراض کر کے آسمان کو سر پہ اٹھالیا، مگر اس تشریح پر قارئین کرام نے غور کیا ہو گا کہ اس کو پڑھنے کے بعد کسی قسم کا کوئی سوال ذہن میں پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اگرچہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اول و آخر، ظاہر و باطن حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی صفات بھی بتائی ہیں اور ہر ایک کی بڑی خوب توجیہ فرمائی ہے۔ تفصیل کے لیے مدارج دیکھیں!

اِبتِدا ہو اِنتہا ہو

سب سے اوّل سب سے آخر
اِبتِدا ہو اِنتہا ہو

معنیٰ و مفہوم: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! آپ سب پہلے نبی ہیں کہ اللہ پاک نے سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا فرمایا، اور آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم ہی سب سے آخری نبی ہیں کہ آپ کو اللہ رب العالمین نے سب سے آخر میں مبعوث فرمایا۔ لہذا آپ ابتدا بھی ہیں اور انتہا بھی۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم

www.dawateislami.net

نے ارشاد فرمایا: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ خَيَّرَ لِآدَمَ بَنِيهِ، فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: فَرَآنِي نُورًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ! مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ ﷺ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ» ترجمہ: جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، تو حضرت آدم کے بیٹے کو چن لیا، حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا کہ بعض کو بعض لوگوں پر فضیلت حاصل ہے، مزید فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پشت میں ایک بلند نور کو دیکھا، میں نے عرض کی: اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: تمہارے بیٹے احمد ہیں، یہی اول اور یہی آخر اور یہی سب سے پہلے شافع ہیں۔[1]

ہر عُضْو ٹکڑا نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عُضْو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

معنیٰ و مفہوم: اے میرے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم! آپ تو نور خدا کا عکس، سایہ اور فیض ہیں، تو آپ کے نورانی جسم کا ایک ایک عضو نور کا ٹکڑا ہے، اس لیے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا سایہ نہ تھا، کیوں کہ نور کا سایہ کہاں ہوتا ہے؟

حضور کا سایہ نہیں

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت
ظِلِّ مَمْدُودِ رافَت پہ لاکھوں سلام

[1]... دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵/۴۸۳

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: جس آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے قدِ انور کا؛ سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں بھی سایہ نہ تھا، اس کی رحمت کا سایہ ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، اس مبارک سایہ پہ لاکھوں سلام ہے۔

حدیث: حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: « أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ لَه لَمْ يَكُنْ يَرٰى لَه ظِلٌّ فِيْ شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ » ترجمہ: رسول اللہ صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم کا سورج اور چاند (رات و دن) دونوں میں سے کسی میں بھی سایہ نہیں ہوتا تھا۔[1]

امام ابن سبع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من خَصَائِصه أَنَّ ظِلَّه كَانَ لَا يَقَعُ عَلىٰ الأَرْض وَأَنه كَانَ نورا فَكَانَ إِذا مَشى فِي الشَّمْسِ أَو الْقَمَر لَا ينْظر لَهُ ظلّ. قَالَ بَعضهم وَيشْهد لَهُ حَدِيث قَوْله ﷺ فِي دُعَائِهِ واجعلني نوراً. نبی اکرم صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم کے خصائص میں سے ہے کہ آپ کا زمین پر سایہ نہ پڑا۔ وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم نور ہیں، جب سورج، چاند کی روشنی میں چلتے، تو سایہ نظر نہیں آتا۔

بعض علما فرماتے ہیں: اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں نبی اکرم صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم نے دعا مانگی: اے اللہ! مجھے نور بنادے۔[2]

امام اہل سنت امام احمد رضا قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ نے نبیِ اکرم صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم کے سایہ نہ ہونے پر دلائل و براہین سے مزین تین رسائل تصنیف فرمائے ہیں:

---

[1]... خصائص کبریٰ، ۱/۱۱۶

[2]... الخصائص الکبری، ۱/۱۱۶

www.dawateislami.net

- نفی الفیئ عمن استنا ربنورہ کل شیئ ۱۲۹۶ھ
- قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲۹۶ھ
- ھدی الحیران فی نفی الفیئ عن سید الاکوان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲۹۹ھ

آپ سے سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علماے دین، اس مسئلہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے لیے سایہ تھا یا نہیں؟ بینوا توجروا

خطبہ لکھا پھر جواب دیا کہ: بیشک اس مہر سپہر اصطفاء ماہ منیر اجتباء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے سایہ نہ تھا، اور یہ امر احادیث واقوال علماے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ وجہابذ فضلاء مثل * حافظ رزین محدث و * علامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور و * امام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی و * امام عارف باللہ سیدی جلال الملۃ والدین * محمد بلخی رومی قدس سرہ، و * علامہ حسین بن دیار بکری و * اصحاب سیرت شامی و * سیرت حلبی و * امام علامہ جلال الملّۃ والدین سیوطی و * امام شمس الدین ابوالفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء و * علامہ شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض و * امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و منہج محمدیہ و * فاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب و * شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی و * جناب شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی و * بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی و * شیخ الحدیث مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدایان کہ آج کل کے مدعیانِ خام کار کو ان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفًا عن سلف دائمًا اپنی تصنیف میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل وقاضی نقل نے باہم اتفاق کرکے اس کی تاسیس وتشیید

www.dawateislami.net

کی۔[1]

حضرت ذوالنورین عثمان غنی

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذُو النُّورَیْن جوڑا نور کا

معنیٰ و مفہوم: اے دونوروں والے پیارے عثمان غنی! آپ کو بہت بہت مبارک ہو! کہ آپ نے نور والے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ سے نور کی دو چادریں (آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی دو صاحبزادیاں) اپنے نکاح میں لینے کا شرف حاصل کیا ہے۔ حضرت رقیہ و ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، اور سب سے پہلے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کے ساتھ حضرت عثمان غنی کو مبارک دی۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے عثمان غنی کو وہ رتبہ ملا، جو دیگر داماد حاصل نہ کر سکے، کہ آدم علیہ السلام سے لے کر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم تک کسی نبی کی دو بیٹیاں آپ کے سوا کسی کے نکاح میں نہ آئیں۔ اور آپ کے نکاح میں صرف نبی کی نہیں، بلکہ امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی دو ادیاں آئی ہیں۔ نور کے منکر بھی عثمان غنی کو ذوالنورین (دونوروں والا) کہہ کر یاد کرتے ہیں۔

حدیث: ضرت حسین بن علی جعفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے والد گرامی نے مجھ سے فرمایا: «يَا بُنَيَّ، تَدْرِي لِمَ سُمِّيَ عُثْمَانُ ذَا النُّورَيْنِ؟ لِأَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ ابْنَتَيْ نَبِيٍّ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ» ترجمہ: اے میرے بیٹے! کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کر کہا جاتا ہے۔ (ارشاد

[1]... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۶۹۵

www.dawateislami.net

فرمایا:) اس وجہ سے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر روزِ قیامت تک سوائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کسی کے نکاح میں ایک نبی کی دو شہزادیاں جمع نہیں ہوئیں۔[۱]

کھلونا نور کا

چاند جھک جاتا جِدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

معنیٰ و مفہوم: روایت میں ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جب پنگھوڑے میں تھے، رات کے وقت حضرت عباس کو ایک عجیب منظر دکھائی دیا، جو انہوں کافی عرصہ بعد حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے سامنے یوں بیان کیا کہ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم میں نے دیکھا تھا کہ آپ پنگھوڑے (جھولے) میں اپنی انگلی کو حرکت دیتے تھے، تو چاند آپ کی انگلی کے اشاروں پہ حرکت کرتا (وجد کرتا) میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: چچا! اس سے زیادہ عجیب بات میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب میں اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اطہر میں تھا، تو لوحِ محفوظ پر چلتے قلم کی آواز میں اپنے کانوں سے سنا کرتا تھا۔ اور چاند تو میرا دل بہلانے کے لیے ایسا کرتا تھا۔ اور اعلیٰ حضرت بتا رہے ہیں کہ ہم چوں کہ مٹی کے بنے ہوئے ہیں، تو ہمارے والدین ہمیں بچپن میں مٹی کے کھلونے لا کر دیا کرتے تھے اور حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نور ہیں، تو اللہ نے آپ کو کھلونا بھی نور کا عطا فرما دیا۔

حدیث: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعَانِي إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِكَ أَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِكَ، رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيرُ إِلَيْهِ بِأُصْبُعِكَ، فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ.

---

[۱]... معرفۃ الصحابہ، ۱/ ۶۲، حدیث: ۲۳۹

www.dawateislami.net

قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي، وَيُلْهِينِي عَنِ الْبُكَاءِ، وَأَسْمَعُ وَجْبَتَهُ [حِينَ] يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ. ترجمہ: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم مجھے آپ کی نبوت کی ایک نشانی نے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ وہ یہ کہ میں نے دیکھا، آپ جھولے میں چاند سے کھیل رہے ہیں، وہ آپ کی انگلیوں کے اشارے کے تابع تھا، جدھر آپ انگلی فرماتے، وہ ادھر جھک جایا کرتا۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا، جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا، تو میں اس کے سجدے کی تسبیح سنا کرتا تھا۔[1]

حسنین کریمین شبیہ مصطفیٰ

ایک سینہ تک مُشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حُسنِ سِبطَین ان کے جاموں میں ہے نِیّا نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں
خط تَوَام میں لکھا ہے یہ دو۲ وَرقہ نور کا

معنیٰ و مفہوم: حضرت امام حسن رَضِیَ اللہ عنہ سَر سے لے کر سینے تک حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے ساتھ مماثلت صوری رکھتے تھے۔ اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ عنہ سینہ سے لے کر پاؤں تک اپنے نانا جان صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے مشابہ تھے۔

صحابہ کرام کو جب حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی جدائی زیادہ ستاتی تو ان دونوں شہزادوں کو اکٹھا کھڑا کر کے دیکھتے، تو دیدار مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نصیب ہو جاتا۔ ان

[1]... دلائل النبوی للبیہقی، ۲/ ۴۱

www.dawateislami.net

دونوں شہزادوں کے اکٹھا ہونے سے ان کے نانا جان صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا سراپا سامنے آجاتا، تو یوں لگتا کہ نورانی اوراق پر ایک ہی جیسے خط کے ساتھ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی پُرنور تصویر بنادی گئی ہے۔

حدیث: حضرت علی رَضِیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: «اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ» ترجمہ: حضرت امام حسن سینے سے سر تک رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے، جب کہ حضرت امام حسین سینے سے قدموں تک رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔[1]

محبِّ اہلِ بیت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: حضرت حسین کی پنڈلی قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور کے مشابہ تھی۔ علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام۔ حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ کی نعمت ہے، جو اپنے کسی عمل کو حضور کے مشابہ کردے تو اس کی بخشش ہوجاتی ہے، من تشبہ بقوم فھو منھم۔ تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے، اس کی محبوبیت کا کیا حال ہوگا۔[2]

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

معنیٰ و مفہوم: اے عبد مصطفیٰ! گدائے درِ خیر الوری احمد رضا! اس کرم و رحمت کے باغ کی کیا ہی بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہراء، اور سید

---

[1]... سنن ترمذی، ۵/ ۶۶۰، حدیث: ۳۷۷۹

[2]... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۱۱

www.dawateislami.net

الشباب اہل الجنۃ حسین و حسن جس باغ کے مہکتے ہوئے پھول ہوں۔ اے میرے اللہ! ہمیں ان نفوسِ قدسیہ کی محبت عطا فرما۔

حدیث: رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا» ترجمہ: بیشک حسن و حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[۱]

دوسری حدیث میں فرمایا: «وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ «ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ»، فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ» ترجمہ: حضور اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہ عنہا سے فرماتے: میرے دونوں بچوں کو میرے پاس لاؤ! پھر آپ ان کو سونگھتے اور اپنے سے چمٹا لیتے۔[۲]

لواء الحمد

جس کے زیرِ لِوا آدم و من سِوا
اس سَزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: میدان محشر میں لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) ہمارے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے دست اقدس میں ہو گا، جس کے نیچے آدم علیہ السلام بھی ہوں گے اور ان کی ساری اولاد بھی ہو گی، ایسی عظمت و شان والے سید الخلائق صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم پہ لاکھوں سلام ہوں۔

---

[۱]... سنن ترمذی، ۶/۱۱۵، حدیث: ۳۷۷۰

[۲]... سنن ترمذی، ۶/۱۱۶، حدیث: ۳۷۷۲

www.dawateislami.net

کرامت نشان کان مبارک

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے کان مبارک جو دَر حقیقت عزت کے موتیوں اور عظمت و شان کے ہیرے اور جواہرات کی کان (معدن و ذخیرہ) ہیں، جو جس طرح قریب سے سنتے ہیں، اسی طرح دور سے بھی سنتے ہیں۔ ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اقدس میں رہ کر لوح محفوظ پہ چلتے قلم کی آواز کو سنتے، آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: اَسمَعُ مَالا تَسمَعون. میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے، پھر ایسے مبارک کان پہ بھی کیوں نہ لاکھوں سلام کہے جائیں۔

حدیث: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لله» ترجمہ: بے شک جو میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے، اور جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، آسمان آواز کرتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ آواز کرے، آسمان میں بالشت بھر بھی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ اپنی پیشانی ٹیکے رب کے لیے سجدے میں نہ ہو۔[1]

[1]... سنن ترمذی، ۴/ ۱۴۵، حدیث: ۲۳۱۲

www.dawateislami.net

لعابِ مصطفیٰ

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زُلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: محبوب خدا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا وہ لعاب دہن مبارک جو کھاری کنویں کو میٹھا کر دیتا ہے اور روح و جان کو ایک نئی تازگی عطا کر دیتا، اس کی مٹھاس پر لاکھوں سلام ہوں۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «بَزَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِيْ بِئْرِ بِدَارِنَا فَلَمْ يَكُنْ بِالْمَدِيْنَةِ بِئْرٌ أَعْذَبُ مِنْهَا» رسول اکرم صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم نے ہمارے گھر کے کنویں میں اپنا لعاب پاک ڈالا، تو مدینہ منورہ میں اس سے زیادہ میٹھا کوئی کنواں نہ تھا۔[۱]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «أُتِيَ النَّبِيُّ، ﷺ، بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ، ثُمَّ مَجَّ فِي الدلْوِ، ثم صبّ فِي الْبِئْرِ - أَوْ قال: شَرِبَ مِنَ الدّلْوِ، ثُمّ مَجَّ فِي الْبِئْرِ - فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رَائِحَةِ الْمِسْكِ» نبی کریم صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ اقدس میں پانی کا ڈول لایا گیا، تو حضور صلیٰ اللہُ علیہ واٰلہ وسلّم نے اس سے پانی پیا، اس کے بعد اسی ڈول میں آپ نے کلی فرمائی، پھر اس پانی کو کنویں میں ڈالا، یا آپ نے ڈول سے پانی پیا، اور کنویں میں کلی فرمائی، تو کنویں سے مشک کی طرح خوشبو آنے لگی۔[۲]

---

[۱]... سبل الھدی والرشاد، ۲، ۳۱/

[۲]... دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱، ۲۵۷/

www.dawateislami.net

حضور کا پہلا سجدہ

پہلے سجدہ پہ روزِ اَزل سے درود
یادگاریِ امت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: جس وقت ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم پیدا ہوئے تو پیدا ہوتے ہی آپ نے سجدہ کیا، اور یہ آپ کی ظاہری زندگی کا پہلا سجدہ تھا، امت کے لیے بخشش کی دعا تھی، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، سرکار صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے اس پہلے سجدے پر ایسا درود بھیجے، کہ جس دن کائنات کا آغاز ہوا، اس دن سے درود ہو اور تا ابد ہوتا رہے۔ اس موقع پر حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا امت کو یاد رکھنا، اس یاد رکھنے پر لاکھوں سلام۔

حدیث: حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: «فوضعت محمداﷺ- فنظرت إليه فإذا هو ساجد قد رفع أصبعيه إلى السماء كالمتضرع المبتهل»

ترجمہ: حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے پیدا ہوتے ہی سر سجدے میں رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اُٹھایا، جس طرح کوئی بڑی آہ وزاری سے عبادت کرتا ہے۔[1]

بَرَکاتِ رضاعت

زَرعِ شاداب و ہر ضَرعِ پُرشِیر سے
بَرَکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام
بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نِصفت پہ لاکھوں سلام

[1]... المواہب اللدنیہ، ۱/ ۷۷

www.dawateislami.net

معنیٰ و مفہوم: حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی برکت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دودھ کی نہریں جاری ہو گئیں۔ جن بکریوں نے کبھی دودھ نہ دیا تھا، ان کا دودھ اب ختم ہی نہ ہوتا تھا۔ ہر جانور کا تھن دودھ کا منبع بن گیا، پھر میں اپنے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حضرت حلیمہ کے گھر میں مدتِ رضاعت کے دور کی برکتوں پر کیوں نہ لاکھوں سلام بھیجوں۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی اپنی اولاد بھی چوں کہ آپ کے دودھ میں شریک و حق دار تھی، اس لیے حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم صرف ایک ہی طرف سے دودھ پیتے، جتنی بھی بھوک ہوتی، کبھی دوسری طرف کا دودھ نہ پیتے، یہ ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پیدا ہوتے ہی عدل و انصاف ہے۔

حدیث: 1 نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وجود مسعود کی حضرت حلیمہ اور ان کے پورے قبیلے کو بے شمار برکتیں نصیب ہوئیں، ان کے شوہر بیان کرتے ہیں: «یا حلیمة، واللہ إنی لأراك قد أخذت نسمة مبارکة، ألم تری ما بتنا به اللیلة من الخیر والبرکة حین أخذناه، فلم یزل اللہ یزیدنا خیرا» ترجمہ: اے حلیمہ! اللہ کی قسم، میں سمجھتا ہوں کہ تم بڑی برکت لے کر آئی ہو، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب سے ہم نے اس شہزادے کو لیا ہے، پوری رات خیر و برکت سے گزری ہے، اللہ ہمیں اور برکتیں عطا فرماتا رہے گا۔[1]

2 حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سیدھی جانب سے دودھ پلایا، پھر آپ نے جتنا چاہا، دودھ پیا، پھر میں نے دوسری جانب پیش

[1]... المواہب اللدنیہ، ۱/ ۹۱

www.dawateislami.net

کی، مگر آپ نے اس سے دودھ نہیں پیا۔ اسی طرح آگے بھی ہوتا رہا۔

علماے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بتادیا تھا کہ آپ کا شریک حصہ دار بھی ہے، اور اللہ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اسی وقت عدل کے متعلق الہام فرمادیا تھا۔[۱]

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پُشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ انور اگر علم کا آئینہ ہے تو پشت مبارک بھی بے خبر نہیں ہے، بلکہ پشت کے ساتھ بھی امت کے محل کی نگہبانی فرمارہے ہیں، اس پشت مبارک کی اس لجپال اور نگہبانی و قصر ملت پہ لاکھوں محبت بھرے سلام ہوں۔

حدیث: 1 رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَهُنَا، فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي» ترجمہ: تم دیکھتے ہو میرا قبلہ یہاں ہے؟ خدا کی قسم! مجھ پر تمہارا خشوع اور رکوع مخفی نہیں، میں تمہیں اپنے پس پُشت دیکھتا ہوں۔[۲]

2 مسلم شریف کی حدیث میں ہے: «فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي» ترجمہ: میں تمھیں آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔[۳]

---

[۱]... المواہب اللدنیہ، ۱/ ۹۱

[۲]... صحیح بخاری، ۱/ ۱۶۱، حدیث: ۴۰۸

[۳]... صحیح مسلم، ۲/ ۲۷، حدیث: ۱۱۲

www.dawateislami.net

قناعت مصطفیٰ

کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

معنیٰ و مفہوم: اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اس قدر قناعت پسند ہیں، کہ تمام جہان آپ کی ملک میں ہیں، آپ سب کے حاکم و مالک ہیں، مگر قناعت اختیار کرتے ہوئے جو کی روٹی تناول فرمایا کرتے تھے۔ اس شکم مبارک کی قناعت پر لاکھوں سلام ہو۔

حدیث: حضرت سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ» سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کئی راتیں مسلسل بھوکے گزارتے تھے۔ اور آپ کے گھر والوں کو رات کا کھانا بھی میسر نہ آتا۔ اہل بیت کا اکثر کھانا محض جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔[۱] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: « مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أيام حتى قُبض» آل محمد نے مسلسل تین دن بھی پیٹ بھر کھانا نہ کھایا، یہاں تک کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم وصال فرما گئے۔[۲]

تجھے یک نے یک بنایا

یہی بولے سِدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا

---

[۱]... سنن ترمذی، ۴/۱۷۵، حدیث: ۲۳۶۰

[۲]... صحیح بخاری، ۵/۲۰۵۵، حدیث: ۵۰۵۹

www.dawateislami.net

تجھے یک نے یک بنایا

معنیٰ و مفہوم: سدہ والے یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تمام جہاں کی چھان بین کی، ہر خوب صورت چیز کو دیکھا، تمام انبیاے کرام کے جلوے ملاحظہ فرمائے، حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام تک تمام انبیا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، ہاں ہاں حسنِ یوسف کا بھی نظارہ کیا، مگر بالآخر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس نتیجے پر پہنچے کہ یارسول اللہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم جیسے حسین و جمیل اور افضل و اعلیٰ کسی اور کو نہ پایا۔

حدیث: حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «قَالَ لِي جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، قَلَبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ.

ترجمہ: جبرئیل نے مجھ سے کہا: اے محمد (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم)! میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو الٹ پلٹ کر دیکھا مگر محمد سے افضل کسی شخص کو نہ پایا۔[1]

اصلِ وجودِ کائنات

یہ سَمَن یہ سوسَن و یاسمن یہ بنفشہ سُنبُل و نَسترَن
گل و سَرْو و لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے

یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لبِ جُو چھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

وہی جلوہ شہر بَشہر ہے وہی اصلِ عالَم و دَہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

[1]... معجم اوسط، ۶/ ۲۳۷، حدیث: ۶۲۸۵

www.dawateislami.net

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان، جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

معنٰی و مفہوم: آقائے دو جہاں صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کو باغ سے تشبیہ دے کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: یہ جیسے باغ ایک ہوتا ہے، لیکن اس میں کئی طرح کے پھول ہوتے ہیں، کوئی چنبیلی و سوسن کا پھول ہے تو کوئی یاسمین و بنفشہ ہے، کہیں خوشبو دار گھاس ہے، تو کہیں سفید گلاب ہے، کسی جگہ گلِ سرخ کھلا ہوا ہے تو کہیں سرو، صنوبر کھڑا ہوا ہے، چمن تو ایک ہی ہے مگر جلوے ہزار ہیں۔ ہمارے آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی ذات بھی ایک ہی یک ہو کر، ہر گل میں ہر شجر میں محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کا نور ہے۔ والخلق کلھم من نوری- تمام مخلوق میرے نور سے بنائی گئی۔ نور سے پیدا فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نور کی شعاعوں کے جلوؤں کے فیض سے مخلوق بنائی گئی، ورنہ نور تو تقسیم نہیں ہوتا۔

بادِ صبا کا صبح کے وقت تیزی اور نخرے سے چلنا، کلیوں کا چٹک کر کے پھول بن جانا، زبان سے میٹھے بول بولنا، دریاؤں کی لہروں کا پر رونق منظر، پھولوں کی مہک اور چاند سورج ستاروں کی چمک دمک یہ سب جلوے ہیں نور محمد مصطفی صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے اور یہ ساری بہاریں آپ (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) ہی کے دم قدم سے ہیں۔

ہر نگر نگر، ہر گلی گلی، ہر ہر شہر ہے نبی نبی، حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کے جلوؤں سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے، کیوں کہ آپ ہی جہان کی اصل اور زمانے کی بنیاد ہیں، سمندر میں آپ کا جلوہ، اس کی لہروں میں آپ کا جلوہ، اس کی چوڑان میں آپ کے نور کا جلال ہے، تو اس کی دھار میں آپ کی محبت کا جمال اور آپ کے کرم کا کمال اور تیزی بھی ہے، کیوں کہ آپ کائنات کی روح رواں ہیں اور جان ہے تو جہان ہے۔

www.dawateislami.net

جب تک حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نور کو پیدا نہ کیا گیا تھا، اس وقت تک سوائے اللہ کے کچھ نہ تھا، اگر اب بھی حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نور کائنات میں جلوہ گر نہ ہو تو جہان سارے کا سارا فنا ہو جائے، آپ (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) ہی جان کائنات ہیں، جان سے ہی زندگی ہے اور آپ اصل کائنات ہیں اور جڑ ہو گی تو درخت سرسبز و شاداب رہ کر پھل دے گا۔

تمت بالخیر

۶ رجب المرجب ۱۴۴۷ / ۲۷ دسمبر ۲۰۲۵

www.dawateislami.net

فہرست

تمہیدی باتیں ۴
علم حدیث میں مہارت تامہ ۴
کچھ باتیں اس رسالے متعلق ۹
حضور کا جود و کرم ۱۳
سرکار میں نہ "لا" ہے ۱۳
اور نا کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی ۱۴
جو مانگو ملے ۱۴
ذکر علی رضی اللہ عنہ ۱۶
عقیدۂ ختم نبوت ۱۷
آپ جیسے کسی نے نہ دیکھا ۲۱
بیت اللہ سجدے میں ۲۶
وہ مبارک بھویں ۲۶
کنکریوں والا معجزہ ۲۷
دودھ کی کثرت ۲۹
محبوب اکرم کی رضا ۳۲
مومن کی وفات ۳۴
ربِّ سلّم کی صدا ۳۵
سب سے بڑا کریم ۳۶

www.dawateislami.net

پسینۂ مصطفیٰ ۳۸
وہ نہ ہوں عالَم نہیں ۴۰
لولاک والے صَاحبی ۴۱
جان ہیں وہ جہان کی ۴۱
اصلِ وجود کائنات ۴۲
سورج و چاند والے معجزات ۴۶
معجزاتِ مصطفیٰ ۴۷
طاقتِ رسول ۴۸
حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا دست قدرت ۴۸
مرجعِ عالم ۴۹
حضرت مولیٰ علی کی جاں نثاری ۴۹
معجزۂ ردّ شمس ۵۰
حضرت صدیق اکبر نے جان قربان کر دی ۵۳
بے زبان کی گواہی ۵۶
شجر و حجر کا سلام ۵۸
انگلیوں کی کرامت ۶۰
گناہ گاروں کی فکر ۶۴
سردارِ دو جہاں ۶۶
شب بھر گریہ وزاری ۶۷

www.dawateislami.net

جنت کی کیاری ۷۰
جنت کی کیاری ۷۱
قاسمِ نعمت ۷۲
صحابہ واہل بیت کرام ۷۷
بارش والا معجزہ ۷۹
حقیقت میں میرے نخل ۸۴
فرشتوں کی بارگاہِ مصطفٰی میں حاضری ۸۵
قبر انور کی زیارت ۸۸
مدینہ منورہ میں موت ۸۹
ان سے بے نیازی نہیں ۹۱
نظر پاک کی تمنا ۹۱
مدینے کی گلیاں ۹۳
راہ مصطفٰی کی شناخت ۹۳
حضور کی گزر گاہ ۹۴
اول و آخر، ظاہر و باطن ۹۶
اِبتدا ہو اِنتہا ہو ۹۶
ہر عُضْو ٹکڑا نور کا ۹۷
حضور کا سایہ نہیں ۹۷
حضرت ذوالنورین عثمان غنی ۱۰۰

www.dawateislami.net

کھلونا نور کا ۱۰۱
حسنین کریمین شبیہ مصطفیٰ ۱۰۲
لواء الحمد ۱۰۴
کرامت نشان کان مبارک ۱۰۵
لعابِ مصطفیٰ ۱۰۶
حضور کا پہلا سجدہ ۱۰۷
بَرَکاتِ رضاعت ۱۰۷
قناعت مصطفیٰ ۱۱۰
تجھے یک نے یک بنایا ۱۱۰
اصلِ وجود کائنات ۱۱۱
فہرست ۱۱۴

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ عشاء آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ جائزہ لیتے ہوئے "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرکے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَاللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے رسالہ "نیک اعمال" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ۔







